نمبر ۲۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ جون ۱۹۰۷ء مطابق ۱۸ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ | جلد ۱۱

حضرت حکیم الامۃ کی اجمالی خودنوشت سوانح عمری

(نمبر ۳)

قبل اس کے کہ گذشتہ نمبر کے سلسلے میں بقیہ حالات درج کئے جاویں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ ظاہر کر دیا جاوے کہ حضرت حکیم الامۃ کی یہ لایف طبی لایف ہے ورنہ آپ کی زندگی کے نشیب فراز کے دوسرے پہلوؤں سے اوس کو کوئی تعلق اور واسطہ نہیں کیونکہ دینی پہلو سے یہ لایف نہایت ہی گرانقدر جواہرات کا خزانہ ہے جسمیں عیسائیوں۔ آریوں۔ سکھوں۔ دہریوں۔ برہموؤں۔ اور مختلف الخیال مسلمانوں سے مباحثات کا ایک لمبا سلسلہ ہے۔ اور یہ ایک زحمت اور خاص ترتیب کا کام ہے۔ ایڈیٹر الحکم کا ہمیشہ سے معمول ہے کہ وہ اخبار میں حتی الوسع ہر قسم کے ضروری مواد جمع کر دینا اپنا فرض سمجھتا ہے پھر ان مواد و مصالح سے اصل رنگ میں مرتب کرنیکا کام وہ دوسرے وقت پر چھوڑا کرتا ہے اسی بنا پر حضرت حکیم الامۃ کی طبی لائف کا ایک ورق اسے مل گیا اور اس نے اسکو ناظرین الحکم تک پہونچا دینا ضروری سمجھا خدا نے چاہا اور اسے توفیق ملی یا کسی اور کو تو وہ اس سے فائدہ اٹھا کر قوم کے سامنے وہ چیز رکھ سکے گا جو اس کے لئے خضر راہ اور آیندہ نسلوں کے لئے مایہ ناز ذخیرہ ہوگا۔ گذشتہ اشاعت میں مولوی نصرت اللہ کی جگہ مولوی فضل اللہ صاحب درست ہے۔ ایڈیٹر۔

بھوپال کے واقعات بہت ہی عجیب ہیں۔ مگر طبی امور کے متعلق۔ صرف دو واقع قابل ذکر ہیں۔ میرے نہایت عمدہ دو صدریاں ہوائیں تھیں جو مجھے ہمیشہ پہننے کی عادت تھی۔ اون میں سے ایک چوری گئی مجھے یقین ہوا کہ طالب علمی کی حالت میں یہ ایک مصیبت ہے مصیبت پر صبر کرنیوالے کو نعم البدل ملتا ہے۔ دوسری صدری کو اوس کے شکریہ میں دیدیا۔ تھوڑے دنوں کے بعد ایک امیر کبیر کے لڑکے کو سوزاک ہوا اوس نے اپنے آدمی کو کہا کہ کوئی ایسا طبیب جسکو لوگ نہ جانتے ہوں بلالاؤ مگر وہ بنی ہوئی دوائی نہ دے بلکہ سہل دوائی بتلا دیوے اور ایسی ہی نہ ہو کہ جس کے بنانے میں مجھے عام لوکروں کو آگاہی کرنی پڑے۔ جن کو کہا تھا اون کا نام پیر ابو احمد مجددی ہے۔ اونہوں نے کہا کہ ایک طالب علم طبیب ہے اور اوس کے طبیب ہونے سے لوگ ناواقف ہیں میں اوس کو اپنے ساتھ لاؤں گا اور وہ مجھے وہاں لے گیا وہ نوجوان اپنے گھر کے ایک دالان کے آگے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا وہاں ایک باغیچہ بھی تھا۔ وہیں ہمارے لئے کرسیاں منگوائیں۔ میں نے اوس کا حال دریافت کر کے کہا کہ بیج کیلا کا ایک چھٹانک پانی صاف کر کے اوس میں یہ شورہ قلمی جو آپ کے دالان میں بارود کے لئے رکھا ہے کئی دفعہ میں اور شام تک سب مجھے اطلاع دیں۔ میں کہکر چلا آیا اور قدرت الٰہی سے

سررشتۂ تعلیم پنجاب اور مسلمانوں کے حقوق

(نمبر ۳)

پہلے دو نمبروں میں بتفصیل یہ بات دکھائی جا چکی ہے کہ پنجاب میں صاحب ڈائرکٹر بہادر پبلک انسٹرکشن کا دفتر چونکہ بالعموم ہندو اہلکاروں سے بھرا ہوا ہے اس واسطے اون کے تعصب اور قوم پرستی سے غریب مسلمان ملازمان سررشتہ کے حقوق بڑی ناانصافی و بیدردی کے ساتھ پامال ہو رہے ہیں اور تقرر، تبدیلی، ترقی۔ غرض ہر معاملہ میں جو سلوک روا رکھا جاتا ہے وہ اکثر و بیشتر صورتوں میں اس برتاؤ کے برعکس ہو جاتا ہے جو ہمارے برادران گرامی قدر اپنے ہمقوموں کے واسطے بہرحال لازمی سمجھا ہوا ہے۔ خواہ اس کی خاطر حق و انصاف کا خون ہو خواہ ضوابط کی خلاف ورزی ہو۔ خواہ کسی غریب بے بس اور بے زبان کا گلا کٹ جائے۔ یا کچھ ہی ہو کرے انہیں اس سے کچھ بحث نہیں ان کا نصب العین تو یہ اور صرف یہ ہوتا ہے کہ کسی طرح ہر قسم کی عزت، منفعت اور سہولت اپنے ہی گھر میں رہے۔ اور مسلمان ملازمین حتی الامکان ذلیل و پریشان اور مبتلائے عسرت و زحمت ہی رکھے جائیں۔

گزشتہ دو اشاعت میں جو دو فہرستیں دی گئی تھیں ان میں کافی سے زیادہ نظیریں اس بات کی موجود ہیں کہ سررشتہ عزل و نصب کی مہربانی سے جسکو ہمارا تمام تعلقات ہندو عملہ یا اختیار رکھتا سمجھنا ہوگا بدنصیب مسلمانوں کی تو یہ گت بن رہی ہے کہ انہیں باوجود مستحق ترقی کے ترقی سے محروم رکھا جاتا ہے مساوی تنخواہ یا نہایت قلیل اضافہ پر بالحاظ ان کی کہنہ سالی، کارکردگی اور مستعدی وغیرہ کے کہنے کو سوں پھینک دیا جاتا ہے۔ ان کی تعداد کو بڑھا کر دکھلانے کی غرض سے ایک ایک معلم کو دو دو تین تین جگہ گنایا جاتا ہے بمتوفی اور مستعفی تک لسٹ میں نام لکھ دیئے جاتے ہیں۔ بر خلاف اس کے خوش قسمت ہندوؤں کا یہ حال ہے کہ (۱) گاہ عرصہ قلیل میں دو دو تین تین بار بیش قرار ترقیاں پا جاتے ہیں مقابلہ کی دوڑ میں مستحق اور محنتی مسلمانوں سے آگے بڑھنے کے ناقابل ہوں تو بھی سررشتہ کی پشت گری سے زبردستی گھسیٹا مار کر انہیں گرا دیتے اور آپ آگے نکل جاتے ہیں۔ کسی ضرورت و مصلحت کی بنا پر گھروں سے دور جا پڑے ہوں تو جلد کسی معقول ترقی پر واپس بلائے جاتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

دوسرے نمبر میں ہم نے مجملاً یا دو لسٹیں اور ان سے متعلق ضروری یادداشت دکھلایا اور فہرست کا بھی وعدہ کیا تھا جس سے آزاد کرو صورت کی عملی نظیریں ملتیں یعنے نام بنام اور تاریخوار ان ہندو مدرسوں کا پتہ لگتا ہے جو مصلحتاً یا اتفاقیہ وطن سے کچھ فاصلہ پر تبدیل ہو گئے تھے تو تھوڑے ہی دنوں کے اندر عموماً ترقی پر اپنے وطن میں یا گھروں کے بالکل قریب بدل آئے وہ فہرست ذیل میں بہ ملاحظۂ ناظرین کیجاتی ہے۔

(۱) نوٹیفکیشن نمبری ۵ ۲۸ ۔ ۱۳ سیس مورخہ ۲۰ راگست ۱۹۰۵ء کے بموجب لالہ شیو نرائن سکنہ پٹوڈی (ضلع گوڑگانواں) اعث پرانے گھر سے پالمپور بھیجا گیا تھا۔ ۲۳ر دسمبر ۱۹۰۵ء کو بذریعہ نمبر ۲۴۲۸ (ای) دس روپیہ ترقی و بکبرنٹ ریواڑی ہی میں آ گیا۔

(۲) حکم نرائن سکنہ منٹگمری مدرس مظفر گڑھ میں ملغہ پا (۲) ۲ ملتان بدلا گیا اور پھر ۱۲۰ تنخواہ یعنے دس روپیہ ترقی پر جہاں سے گیا تھا وہیں آگیا دیکھو نمبر ۹۲ ای مورخہ ۱۹ر جنوری ۱۹۰۶ء۔

(۳) بکرماجیت ساکن دہلی پہلے کرنال سے ضلع تبدیل ہوا پھر فوراً کرنال ہی میں آگیا۔

(۴) خان چند باشندہ منٹگمری منٹگمری سے ملتان گیا تھا۔ اور پھر بدل کر منٹگمری ہی میں آ بیٹھا۔ جہاں ان کے فرزند ارجمند لالہ کرم نرائن بھی مدرس و فرزند ہیں (دیکھو نمبر ۹)

گویا حسن اتفاق سے باپ بیٹا دونوں ایک ہی جگہ بیٹھ کر ہم مدرسے میں رہتے ہیں۔

(۵) رام چند سکنہ باشندہ جھنگ ریواڑی جو بعہدہ مشاہرہ پر مظفر گڑھ تبدیل ہوا تھا مگر ۹ جنوری ۱۹۰۶ء کو (نمبر ۹۵ ای) وہاں سے بتنخواہ یا دس روپیہ اضافہ پر گھر کے قریب بہیرہ میں بلایا گیا۔

(۶) پنڈت تارا چند سیالکوٹی بہیرہ سے سیالکوٹ میں آ براجمان ہوئے۔

(۷) بھائی تارا سنگھ امرتسری۔ امرتسر سے جالندھر بدلے گئے تھے پھر جالندھر سے پھر وہیں آ گئے۔

(۸) بھائی ناتھا سنگھ پھلوری لدھیانہ سے (جو بہلول پور نقلات بسیا بکبرنٹ) ریواڑی جا پڑے تھے مگر خوش نصیبی انہیں پھر وہیں گھر کے پاس لے آئی۔

(۹) لالہ گنگا رام گوجرانوالہ پوری ملتان میں پڑھاتے تھے گوجرانوالہ ان مالوف میں وقت افروز ہیں۔

(۱۰) لالہ سندر رام ہوشیار پوری لدھیانہ سے ہوشیار پور آ گئے۔

(۱۱) لالہ دیو ہیداس سکنہ ڈیرہ غازیخان جو پہلے ملتان میں بدلے گئے تھے نسبتاً گھر کے قریب۔

(۱۲) بابو سوہن سنگھ سیالکوٹی ملتان سے سیالکوٹ میں۔

(۱۳) لالہ کروڑ ہینا رام سکنہ ڈیرہ غازیخان بطور ریواڑی بملتان آئے پھر خاص گھر ہی آ گئے۔

(۱۴) لالہ امداد مہو دارلی ای سکنہ بہیرہ سے وطن مالوف تشریف لیگئے۔

(۱۵) لالہ کرپا چند رہلوی لاہور سے دہلی بدلے گئے پھر دو سے ایک سو سالہ ترقی مشاہرہ پر ساگ۔ دوبارہ ترقی پر حصار تبدیل کر دیئے گئے (نمبری ۶۸ ۔ ۶۶ مورخہ ۱۸ر فروری ۱۹۰۶ء)

یہ چند مثالیں سرسری طور پر گزٹ نوٹیفکیشنوں مورخہ جولائی ۱۹۰۵ء لغایت ۳۰ر اپریل ۱۹۰۶ء سے لیگئی ہیں ورنہ یہ امر یقینی سمجھنا چاہیئے کہ غور و جستجو کرنے پر اس قسم کی اور بھی بہت نظیریں مل سکتی ہیں۔

ان شواہد سے یہ بات روشنی کی طرح پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ ہندو مدرسین کی گھروں سے تبدیلیاں شروع میں محض عارضی طور پر دکھلاوے کے لئے اور مسلمانوں کے منہ بند کرنے کی غرض سے کیگئی تھیں جو غریب شاید ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اپنے گھروں سے دور پھینک دیئے گئے ہیں۔ ورنہ بظاہر اس کی کوئی معقول وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ کیوں ہندوؤں کو پہلے وطن سے جدا کیا اور پھر تھوڑے ہی عرصہ میں (۳۰ر اپریل سے پہلے پہلے) اپنے اپنے گھروں کو لوٹا دیا ہے۔

برعکس اس قوم پرستی کے بیکس مسلمانوں کے ساتھ ہندو عملہ کا یہ روکھا اور بیدردانہ سلوک ہے کہ شمس الدین نام ایک مدرس تحریر گجرات سے مساوی تنخواہ پر لدھیانہ بھیجا گیا تھا پھر جب وہ گجرات واپس ہوا تو غریب کو خرچ بھی اپنی ہی گرہ سے کرنا پڑا (نمبر ۳۹۲ مورخہ ۲۲ر نومبر ۱۹۰۵ء) حالانکہ جب تبدیلی سرکاری حکم سے ہو تو سفر خرچ بھی سرکار سے ہی ملنا چاہیئے۔

ناظرین! مسلمانوں کی یہ حق تلفیاں اور اندھیر ایسے صریح ظلم آخر کیوں ہو رہے ہیں؟ اسکی وجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ سررشتۂ عزل و نصب میں تمام تر مدار و اختیار اہلکار ہندو ہی ہندو لگے ہوئے ہیں۔ چنانچہ جیسا کہ ہم اس سلسلہ کے پہلے نمبر میں بیان کر چکے ہیں۔ اس وقت دفتر مسئلہ کی شاخ کی کیفیت یہ ہے کہ:۔

(۱) ایک شاخ کا ہیڈ اسسٹنٹ بعہدہ جس کا نام ہندو ہے تو

(۲) دوسری برانچ کا ہیڈ بھی مسمی شیو ناتھ ہندو ہی ہے۔

(۳) تیسری شاخ کا عملی طور پر مالک و مختار دینا ناتھ نام ہندو ہے تو

(۴) سپرنٹنڈنٹ بھی ہندو ہی ہے۔

(۵) چپڑاسی بلکہ ریکارڈ برانچ میں بھی ایک ہندو کا ہی کل دخل ہے۔

سابقاً عملہ بھر میں ایک ہیڈ اسسٹنٹ مسلمان بھی تھا مگر اسکو ہٹا کر بھیج دیا گیا اور اسکی اسامی ایک ہندو کو ملگئی۔ حالانکہ ایک مسلمان تھا۔ چند قابل مسلمان سید وغیرہ بھی تھے۔ تو تنزلی بھی اور تناسب بھی کیا جاتا تاکہ حق بحقدار رسید ہوتا۔ مگر تمام کاروائی ڈھاک کے تین پات۔ اسکی اسامی حق طلبی پر بس نہیں بلکہ بعد ازاں دو اور اسامیاں ہیڈ اسسٹنٹی کی جو خالی ہوئیں وہ بھی ہندو خوش نصیبوں ہی کے حصہ میں آئیں۔ اسسٹنٹ کے دفتر میں عنصر غالب کے اجتماع اور یکجہتی کی یہ کیفیت ہو تو ہر شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ ان کے ہاتھوں بیکس و بیبس مسلمان ملازمان کے حقوق کی حفاظت کیونکر

روداد جلسہ شاہ آباد ضلع ہردوئی

احمدیوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی وفاداری اور اطاعت اور خیر خواہی کا جو سبق دیا گیا ہے وہ ہر احمدی کے لوح قلب پر منقش ہو چکا ہے مولوی حکیم انوار حسین خان صاحب شاہ آباد ضلع ہردوئی کے ایک معزز رئیس اور ایک سر برآوردہ احمدی ہیں اونہوں نے پنجاب کی شورش اور مفویانہ تقریروں کے مضار سے اپنے اہل وطن کو متنبہ کرنے کی خاطر وہاں ایک جلسہ کیا جس میں ہندو اور معزز مسلمان شامل تھے اس جلسہ کی روئداد بغرض اندراج الحکم پہونچی ہے جسکو میں اپنا فرض سمجھ کر ذیل میں چھاپ دیتا ہوں۔ ایڈیٹر۔

۱۶ رجون سنہ ۱۹ء

آج کا جلسہ بشرکت اہل اسلام و اہل ہنود جسمیں شاہ آباد کے سربرآوردہ اشخاص تخمیناً قریب پانچسو کے شریک تھے۔ بمقام احاطہ جامع مسجد شاہ آباد بوقت ۷ بجے شام کے منعقد ہوا۔ باتفاق جلسہ محمد سلطان خان میر مجلس جلسہ ہذا منتخب ہوئے۔ یہ جلسہ بتحریک مولوی انوار حسین خانصاحب منعقد ہوا۔ حکیم خادم حسین خانصاحب نے باجازت میر مجلس صاحب مضمون مندرجہ ذیل پڑھا۔ بعدہٗ رزولیوشن نمبر ا کو حکیم صاحب موصوف نے پیش کیا اور مولوی شیخ عباد اللہ صاحب نے اوسکی تائید کی اور باتفاق جملہ حاضرین کے منظور کیا گیا اور رزولیوشن نمبر ۲ مولوی حکیم انوار حسین خان صاحب نے پیش کیا۔ اور منشی عزیز احمد خانصاحب نے تائید کی اور باتفاق منظور کیا گیا۔

رزولیوشن نمبر ۳ حکیم خادم حسین خانصاحب نے پیش کیا اور مولوی شیخ عباد اللہ صاحب نے تائید کی اور منظور کیا گیا۔

رزولیوشن نمبر ا

تمام اہل اسلام و اہل ہنود قصبہ ہذا بلا امتیاز کسی فرقہ کے اون تمام شورش انگیز اور مفویانہ لکچروں سے جو کسی حصہ ملک میں دیئے گئے ہوں اپنی نفرت ظاہر کرتے ہیں۔ اور گورنمنٹ کے نوٹس کو جو اسباب میں لیا گیا ہے یا لیا جاوے امن قایم رکھنے کے واسطے نہایت ضروری خیال کرتے ہیں۔

رزولیوشن نمبر ۲

نقل کارروائی ہذا بخدمت جناب ڈپٹی کمشنر بہادر صاحب ہردوئی بھیجکر عرض کیا جاوے کہ صاحب موصوف جملہ ساکنان قصبہ ہذا کے ان خیالات سے اگر مناسب خیال فرماویں تو گورنمنٹ کو مطلع فرماویں۔

رزولیوشن نمبر ۳

نقل کارروائی ہذا بخدمت ایڈیٹر صاحبان پیسہ اخبار و وطن و الحکم مرسل ہوکر گذارش کیجاوے کہ براہ مہربانی اسے اپنے اخبارات میں اس کارروائی کو چھاپ دیں۔

مضمون جو حکیم خادم حسین خانصاحب نے پڑھا تھا

حضرات حاضرین آپ کو اس جلسہ کے اغراض تو اشتہار سے معلوم ہو گئے ہوں گے۔ اون کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اس وقت ملک میں بعض نا عاقبت اندیش اور دشمنان ملک کا خیال ہے کہ حکومت خود اختیاری بذریعہ بائیکاٹ اور فسادات کے قائم کرائیجاوے چونکہ بعض معاملات میں گورنمنٹ کی تحمل و چشم پوشی ہے اس خیال کے لوگوں کے دماغ بہت خراب ہو گئے اور یہ سمجھے کہ ہمارے جماعتی قوت کا یہ نتیجہ ہے اور ہم نے دبا کر اس بات کو کرا لیا ہے۔ یہ نہ سمجھے کہ خود گورنمنٹ ایسی مہربان اور ہمارے فوائد کی ہم سے زائد خیال کرنیوالی ہے جیساکہ سر فلر کا استعفا منظور کرنا وغیرہ۔ جس نے اس خیال کے لوگوں کے دماغ کو زائد خراب کر دیا اور اب جنون اور دیوانگی کی حالت بعض اشخاص کی پہونچ گئی۔ حالانکہ ہر ایک سایل کا فرض ہے کہ وہ اپنے حاکم سے نہایت ادب اور متانت سے جایز درخواست پیش کرے۔ اور ابتک ہمیشہ ایسی درخواستیں معرض قبول میں آتی رہیں۔

اسوقت بعض ملکی دشمنوں کی عقل ایسی خراب ہو گئی کہ وہ نہ صرف جادہ اعتدال سے متجاوز ہوئے بلکہ فساد انگیزی شروع کر دی۔ گو ابتک تمام اہل اسلام اس سے الگ رہے اور جب تک کہ وہ اپنی مذہبی تعلیم پر قایم رہیں گے الگ رہیں گے۔ اور گورنمنٹ کا ہاتھ بٹاویں گے کہ ہر طرح سے امن قائم رہے۔

تمام اہل اسلام ایسے فسادات و بغاوت سے دلی نفرت رکھتے ہیں اور کسی مفسد یا مفوی سے اون کو کسی طرح کی ہمدردی نہیں ہے۔ بلکہ اون کا اول خیال تھا کہ گورنمنٹ کیوں اسقدر چشم پوشی فرماتی ہے جس سے احتمال جاہل لوگوں کے دماغ بگڑ جانے کا ہے یعنی سرچشمہ باید گرفتن بمیل کی مثل بہت قدیم ہے اور جسپر اب سرکار نے اون نا عاقبت اندیشوں کی حرکات سے مجبور ہوکر تدارک ہی شروع کر دیا ہے۔ جو ملک میں امن اور عافیت قائم رکھنے کیواسطے نہایت ضروری ہے۔ اس وقت اس ملک کے واسطے گورنمنٹ کی حکومت خدا کی مہربانی کا سایہ ہے جسمیں ہر طرح سے ہر قوم و ملت کو آزادی حاصل ہے اور ہر شخص دینی و دنیاوی ترقی کر سکتا ہے تمام مسلمان یہ یقین رکھتے ہیں کہ اون کا وجود اور امن صرف گورنمنٹ انگلیشیہ کی بدولت یہاں قایم ہے ورنہ جان و مال و آبرو سب معرض خطر و ہلاکت میں ہو جاویں اب جو ناگوار واقعات بعض مقامات میں ظہور میں آئے ہیں اون سے کسی نیک طبیعت کو ہرگز ہرگز ہمدردی نہیں ہو سکتی اور نہ کسی اہل اسلام کو ہے کیونکہ اسلام میں فساد کرنیوالوں کی نہایت مذمت ہے۔ اور اسلام تعلیم امن و امان قایم رکھنے کی کرتا ہے جیساکہ میں آپ صاحبان کے روبرو چند آیات قرآنی جسمیں فساد کی ممانعت اور مفسدین کی مذمت ہے بیان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں صاف الفاظ میں حکم فرماتا ہے وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۔ یعنے اللہ فساد کو دوست نہیں رکھتا ہے (سورہ بقرآیہ ۲۰۶) دوسری جگہ پر حکم ہے كُلُوا وَاشْرَبُوا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۔ یعنے اسکی دی ہوئی روزی سے کھاؤ پیو اور زمین پر فساد کرتے مت پھرو۔ (سورہ بقر آیہ ۶۰) اور ایک مقام پر اللہ جل و علا فرماتا ہے۔ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ۔ یعنے اللہ فساد کرنیوالوں کو پسند نہیں کرتا (سورہ مایدہ آیہ ۶۴) پھر ایک جگہ مثال دیکر فرماتا ہے فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ۔ پس دیکھو تو کہ فساد کرنیوالوں کا انجام کیا ہوتا ہے (سورہ اعراف آیہ ۱۰۳) ایک جگہ اور حکم الٰہی ہے فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۔ یعنے پس اپنے باٹوں اور میزان کو پورا کرو اور لوگوں کی چیزوں کو کم مت دو اور زمین میں اوسکی اصلاح کے بعد فساد مت کرو یہ تمہارے واسطے بہتر ہے اگر تم مومن ہو (سورہ اعراف آیہ ۸۵) ایک اور مقام پر پروردگار کا

ارشاد ہے ویٰقوم اوفوا المکیال والمیزان بالقسط ولا تبخسوا الناس اشیاءھم ولا تعثوا فی الارض مفسدین یعنے اے میری قوم اپنے پیمانوں اور میزانوں کو انصاف سے پورا پورا رکھو اور لوگوں کو انکی چیزیں کم مت دو اور زمین پر فساد کرتے مت پھرو (سورہ ہود آیہ ۸۵) اور ایک جگہ فرمان الٰہی ہے وابتغ فیما اتاک اللہ الدار الاخرۃ ولا تنس نصیبک من الدنیا واحسن کما احسن اللہ الیک ولا تبغ الفساد فی الارض ان اللہ لا یحب المفسدین ٥ اور جو اللہ نے تجھکو دیا ہے اوس سے دار آخرت کی تلاش کر اور اپنے دنیاوی حصہ کو مت بھول اور جیسا اللہ نے تجھ پر احسان کیا ہے تو بھی احسان کر اور زمین میں فساد مت چاہ تحقیق اللہ فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا (سورہ قصص آیہ ۷۷) ایک اور جگہ حکم الٰہی ہے۔ تلک الدار الاخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین یعنے یہ آخرت کا گھر ہے ہم اوس کو اونہیں لوگوں کے واسطے مقرر کرتے ہیں جو زمین میں سرکشی اور فساد کے طالب نہیں ہوتے اور انجام متقیوں کے واسطے ہے۔ (سورہ عنکبوت آیہ ۸۳) ایک اور جگہ ارشاد ہے۔ الذین طغوا فی البلاد فاکثروا فیھا الفساد فصب علیھم ربک سوط عذاب۔ یعنے جس نے شہروں میں سر اوٹھا رکھا تھا اور اونہیں بہت فساد برپا کر دیا تھا پس اوپر تیرے رب کی طرف سے عذاب کا کوڑا پڑا (سورۃ الفجر آیہ ۱۱) ہیں اے حضرات یہ چند آیات قرآنی آپ کے روبرو جنمیں فساد کی مذمت اور اوس سے اجتناب کا حکم ہے سنائی ہیں اور بہت سے آیات قرآنی اس بارہ میں موجود ہیں ایسی صورت میں کوئی مسلمان ان احکامات کی خلاف ورزی نہیں کرسکتا اور نہ آیہ یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی اور اوس کے رسول کی اطاعت کرو اور صاحب حکم کی جو تم میں سے ہو یعنے بنی نوع انسان سے (سورۃ النساء آیہ ۹۵) کی خلاف ورزی کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم مسلمان اس وقت تمام عالم میں مشرق بعید سے لیکر مغرب بعید تک پہیلے ہوئے ہیں چین کی سلطنت میں بڑا حصہ مسلمانوں کا ہے اور وہ بہی اپنے بادشاہ وقت کی اسی قرآنی حکم کے مطابق کرتے ہیں اور امن قایم رکھنا چاہتے ہیں اور ایسے ہی سلطنت روس میں بہی بکثرت مسلمان آباد ہیں۔ اور وہ اپنے بادشاہ کی بہی ویسے ہی اطاعت کرتے ہیں اور خدا کے فضل سے سلطنت انگلیشیہ ادام اللہ ملکہا کے دامن فیض میں بہت بڑی تعداد مسلمانان کی موجود ہے اور ابتک یہ سب مسلمان اپنے بادشاہ وقت کے خیر طلب اور اطاعت گزار ہیں اور ہمیشہ امید ہے کہ اپنے خدا اور رسول کے حکم کے پابند رہیں گے اور امن کے قایم رکھنے اور فساد کو روکنے میں جان و مال سے سلطنت کے شریک رہیں گے۔

مجھے یقین ہے کہ دیگر مذاہب میں بہی ایسی نیک تعلیم ضرور ہوگی۔ ورنہ اگر صرف عقل سلیم ہی سے اس بارہ میں کام لیں گے تو ہر طرح سے فساد کی خرابی خود وہ اپنے واسطے پاویں گے۔ ایسے فسادات سے سلطنت کا کچھ نہیں بگڑ سکتا بلکہ خود اپنے ملک اور قوم کو نقصان پہنچتا ہے پس سب سے بڑی ملکی خیر خواہی امن کا قائم رکھنا اور سلطنت کو اونہیں ہر طرح سے مدد دینا ہے۔ مجھے امید ہے کہ دیگر میرے ہم وطن بھائی یعنے اہل ہنود بہی جو عقل سلیم رکھتے ہیں میرے ہم خیال ہوں گے تمام جایز خواہشات کا ادب کے ساتھ گورنمنٹ سے طلب کرنا جو کہ خود گورنمنٹ کا منشا ہے اور کل اقوام ہند کو

ایسا ہی کرنا چاہئے۔

اب میں اس سے زائد آپ کا وقت ضایع کرنا نہیں چاہتا مضمون کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مہربان اور عادل بادشاہ کو ہمارے سر پر قایم و دایم رکھے۔ فقط

بندہ حکیم خادم حسین خاں۔ شاہ آباد ہردوئی ۱۷ر جون ۱۹۰۷ء

وٹرنری اسسٹنٹ صاحبان کبتک خاموش رہینگے؟

میں ایک سے زیادہ مرتبہ اس تحریک کو الحکم میں شایع کر چکا ہوں کہ چونکہ سب کمیٹی صدقات کے فنڈز بہت ہی کمزور حالت میں ہیں اس لئے ان طلباء کی اعانت اور امداد کے لئے جو وٹرنری کالج میں تعلیم پاتے ہیں اور اپنے اخراجات ادا کرنے کے محض ناقابل ہیں احمدی وٹرنری اسسٹنٹ صاحبان ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ خدا اپنے بڑے بڑے فضل نازل کرے سید غلام حسین اور ڈاکٹر اشتفاق پر کہ انہوں نے اس تحریک میں نہ صرف حصہ لینے کا وعدہ فرمایا بلکہ خود بڑے زور سے اس تحریک کو شروع کیا اور اپنے ہم عصر احمدی وٹرنری اسسٹنٹوں کو بطور خود اس کار خیر میں شریک ہونے کے لئے آمادہ کیا۔ یہ تحریک ابہی تک بدستور جاری ہے اگرچہ اسوقت تک صرف پانچ بہائیوں نے اس فنڈ میں ایک ایک روپیہ ماہوار دینے کا وعدہ کیا ہے اور ڈاکٹر علی احمد خاں اور خود قاضی صاحب اور ڈاکٹر اشتفاق علی صاحب نے اپنا اپنا ماہواری چندہ بہیج بہی دیا ہے۔ مگر یہ رقم ابہی ناکافی اور ضرورت بدستور دامی ہے۔ میں یقین رکہتا ہوں کہ یہ تحریک جو محض خدا کے لئے ہے ضرور کامیاب ہو جائیگی اور خدا تعالیٰ ایسے سامان مہیا کردیگا جو ان مشکلات سے نجات ملے۔ لیکن مبارک ہونگے وہ وجود جو اسمیں سرگرمی سے حصہ لیں گے۔ مئی ۱۹۰۷ء کے وظایف سب کمیٹی صدقات ادا نہیں کر سکی اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ وہ طالب علم جو محض یہاں کے وظایف پر گذارہ کر رہے ہیں کسقدر مشکلات میں ہوں گے۔ اس لئے میں ایک بار پھر جمیع وٹرنری اسسٹنٹ صاحبان کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بہت جلد اس فنڈ میں مستقل اور یکمشت رقوم بہیجیں۔ داخلہ کی فیس کے لئے جو ایک سو روپیہ اس سال دیا گیا ہے چونکہ وہ زکوٰۃ پر بطور قرض ہے اس لئے رقم کو پورا کرنے کے یکمشت چندوں سے اس رقم کو جلد پورا کر دیا جاوے۔

اگر وٹرنری اسسٹنٹ صاحبان ایک ایک مہینے کی تنخواہ اس فنڈ میں ایک سال کی اقساط میں دیدیں تو یہ فنڈ قوی ہو سکتا ہے مجھے امید ہے کہ پھر یاد دہانی کی حاجت نہ ہوگی بلکہ بہت جلد روپیہ بہیج دیا جاویگا ہاں اگر وہ ایسے ہی عدیم الفرصت ہیں کہ انہیں منی آرڈر تک کرانے کی فرصت نہیں ہوتی تو پہر میں بذریعہ وی پی ان سے روپیہ وصول کرلونگا بشرطیکہ ایک ہفتہ تک کسی کا جواب نہ آیا کیونکہ پہر اس کے یہ معنے ہوں گے کہ وہ مجھے اجازت دیتے ہیں۔ مئی کے وظایف ادا کرنے ہیں اور جولائی کی ۱۰ تک شاید یہ اخبار سب کے پاس پہونچے اس لئے مئی اور جون دونوں کے وظایف ادا کرنے ہوں گے۔

بالہہ میں اس قضیہ کو دہرانا نامناسب سمجھتا ہوں جو کام آپ لوگوں نے کرنا ہے وہ آخر آپ ہی کے ذریعہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور نیکی اور بہلائی کے فرشتے آپ کے قلوب میں تحریک پیدا کریں۔ آمین

وصیت نمبر ۱۰۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میں مسماۃ شرم خاتون بنت اللہ بخش قوم کھوکھر ساکن موضع بستی وریام کملانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

نوٹ۔ چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون بر وصیت واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس جگہ درج نہیں کیا۔

نمبر ۴ میری جائداد بفضلہ تعالیٰ خود حاصل کردہ منقولہ ہے اور وہ کم قیمت صرف چاندی کے دو زیور ہیں بالیاں جن کی قیمت عہ روپے اور دو عدد تنگہ جن کی قیمت عہ روپیہ ہے اس کا پانچواں حصہ بتعمیل رسالہ الوصیت بغرض اشاعت دین اسلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو عنقریب ارسال کروں گی اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ اپنی آمد سے بدستور اقرار الصدر تعمیل کرتی رہوں گی۔

نمبر ۵ اور میرا حق مہر جو مبلغ [illegible] روپیہ ہیں وہ میں پہلی ہی سے نذر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کر چکی ہوں کہ وہ روپے مذکور میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہیں۔ اور اس حق مہر کی نسبت میرا کوئی تعلق نہیں رہا۔

نمبر ۶ میری وصیت ۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء کی تاریخ کو میرے خاوند کے وصیت نامہ میں لکھی گئی تھی پھر دوبارہ حکم اور چھپے ہوئے فارم آنیکے باعث علیحدہ از سر نو ترمیم کی گئی فقط مورخہ ۹ اپریل ۱۹۰۶ء

العبد
شرم خاتون زوجہ نور احمد مدرس نشانی انگوٹھہ موضع بستی وریام کملانہ تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ

گواہ شد
محمد کملانہ احمدی بقلم خود ساکنہ بستی وریام کملانہ شور کوٹ ضلع جھنگ

گواہ شد
نور احمد احمدی مدرس بقلم خود

ضمیمہ وصیت نمبر ۱۰۱ مورخہ ۶ مئی ۱۹۰۶ء۔ آئندہ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا بعد وفات میری میرا ترکہ ثابت ہو تو اس کی نسبت بھی میری یہی وصیت ۱/۵ حصہ کی ہے رقیمہ شرم خاتون نشانی انگوٹھہ

گواہ شد
محمد کملانہ احمدی ساکنہ بستی وریام کملانہ بقلم خود

گواہ شد
نور احمد احمدی بقلم خود

وصیت نمبر ۱۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میں نور احمد احمدی ولد محمد صالح قوم کھوکھر ساکن بستی وریام کملانہ تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(نوٹ) چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون بر وصیت ہر واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس جگہ درج نہیں کیا۔

نمبر ۴ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد جو بفضلہ تعالیٰ خود حاصل کردہ منقولہ ہے اور وہ قلیل سا کچھ گھر کا اسباب ہے جسکی قیمت مبلغ [illegible] روپیہ ہے اس کا ۱/۵ حصہ حسب ہدایات رسالہ الوصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام بمعائنہ وثائق عین حیات تک ادا کرونگا۔

نمبر ۵ میں ایک مدرسہ امدادی کا معلم ہوں جو کچھ میری آمدنی سالانہ از قسم نقد وجنس اس مدرسہ کے ذریعہ ہوگی یا کسی اور ذریعہ سے ہوتا ہے یا آئندہ ہوگی اس آمد کا ۱/۸ حصہ بھی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بھیجتا رہوں گا البتہ اس رقم میں اس طرح سالانہ بھیجتا رہوں گا وہ چندے شامل تصور ہونگے جو میں حضرت اقدس کے مشن کی مختلف شاخوں میں آجکل ادا کرتا ہوں اور وہ حسب ذیل ہیں۔ لنگر۔ مدرسہ وغیرہ اور یہ ساری رقم میں صدر انجمن احمدیہ کے نام روانہ کر دیا کرونگا جس کے ساتھ میں تفصیل ان چندوں کی دیا کرونگا تاکہ انجمن کے سرمایہ کو لگا کر باقی چندے انجمن کا وہ عہدیدار جو اس کام پر سپرد ہو گا باقاعدہ ادا کر دیا کرے۔

نمبر ۶۔ میری وصیت ۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء کی تاریخ کو لکھی گئی تھی پھر دوبارہ حکم اور چھپے ہوئے فارم آنے کے باعث از سر نو ترمیم کی گئی اور یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے تعمیل الوصیت مذکورہ ہوگی فقط مکرر آنکہ اگر اپنی زندگی میں یہ رقم وصیت کردہ نہ دے سکوں تو انجمن میری جائداد متروکہ سے بعد وفات وصول کر سکتی ہے مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۰۶ء

العبد
مدرس نور احمد احمدی ساکنہ موضع وریام کملانہ تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ۔ وصیت کنندہ بقلم خود

گواہ شد
محمد کملانہ احمدی ساکنہ بستی وریام تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ

گواہ شد
محمد علی بقلم خود احمدی

وصیت نمبر ۱۲۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میں مسماۃ مہر بیوہ صدر الدین قوم موچی ساکنہ موضع سیکھواں تحصیل وضلع گورداسپور کی ہوں۔ میں بعد اس وقت بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۴ اگست ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اور لکھ دیتی ہوں کہ میری وفات کے بعد اس پر عمل ہو۔

(نوٹ) چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون بر وصیت میں

واحد اور فارم مطبوعہ پر ہے اس لئے اس جگہ درج نہیں کیا)
نمبر۲ میری جائیداد اس وقت نقدی و زیور کل مبلغ [illegible] روپیہ کی ہے سو میں جائیداد مذکورہ موجودہ کا چوتھا حصہ یعنے مبلغ [illegible] روپیہ برضا و رغبت خود صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیکر اپنی زندگی میں ہی قبل از وفات تعمیل وصیت سے سبکدوش ہو گئی ہوں اور آئندہ میری وفات کے بعد اگر کوئی میری جائیداد زاید از جائیداد موجودہ ثابت ہو تو اُس میں سے بھی چہارم حصہ صدر انجمن احمدیہ کے حوالہ کیا جاوے اور میری تجہیز و تکفین و جنازہ وغیرہ جماعت احمدیہ ادا کرے اور میری وفات کے بعد میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کے لئے قادیان پہنچایا جاوے اگر صدر انجمن احمدیہ کیطرف سے مصلحتاً کوئی روک ہو تو اُن کے حکم کی تعمیل کر کے حسب ایمائے اُن کے کسی اور جگہ دفن کریں خواہ کوئی صورت ہو میری اس وصیت میں حارج نہیں میری وصیت بدستور قائم رہے گی مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۶ء

العبد

مسماۃ مہر بیوہ صدرالدین مذکور سکنہ سیکھوان
نشانی انگوٹھا

گواہ شد

سامن ولد بیلی قوم موچی ساکن سیکھوان - نشانی انگوٹھا

گواہ شد

فتح الدین ولد بیلی قوم موچی ساکن سیکھوان نشانی انگوٹھا

گواہ شد

امام الدین ولد محمد صادق احمدی ساکن سیکھوان بقلم خود

گواہ شد

خیرالدین ساکن سیکھوان بقلم خود

وصیت نمبر ۱۲۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں حاکم علی ولد اللہ دتا قوم زمیندار ساکن چک پنیار ضلع گجرات حال چک نمبر ۹ ضلع شاہپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -
(نوٹ) چونکہ شرط نمبر۱ و نمبر۲ و نمبر۳ کا مضمون بروصیت میں واحد مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اُس کا اندراج اس جگہ ضروری نہ سمجھکر چھوڑ دیا -
نمبر۴ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ جو میری جائیداد میرے ترکہ میں ثابت ہو اگر میں اپنی وصیت کے مطابق موعودہ رقم جو اپنی جدی جائیداد کے ۱/۴ حصہ مبلغ آٹھ سو روپیہ جس کا بااقساط ایک سو روپیہ سالانہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکا تو میری متروکہ جائیداد سے وصول کرنے کا صدر انجمن کو حق ہوگا - میں اپنے ورثا کو بھی یہی وصیت کرتا ہوں کہ وہ اگر میرے ذمہ موعودہ رقم میں سے انجمن کا روپیہ باقی ہو تو ادا کر دیں - میں جیسا کہ اپنی پہلی وصیت میں لکھ چکا ہوں دوبارہ اس وصیت میں بھی لکھ دیتا ہوں کہ تین مربعہ نہر جہلم چک نمبر ۹ متصل بھلوال میں ہے اس کی آمدنی میں سے یہی ۱/۴ حصہ سال بسال تا حین حیات ادا کرتا رہوں گا اور اپنی اولاد کو بھی وصیت کرتا ہوں کہ وہ بھی بعد میری روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے ایسا ہی کرتے رہیں اس وصیت میں اپنے ورثاء کے دستخط کرا دیتا ہوں - اگر اس وصیت کے رجسٹری کرانے کی ضرورت ہو تو وہ بھی کسی دوسرے وقت کرا دوں گا - ۱۸ اپریل ۱۹۰۷ء

العبد

بقلم خود حاکم علی احمدی

گواہ شد

غلام مصطفیٰ معہ نشانی انگوٹھا

گواہ شد

غلام رسول بقلم خود معہ نشانی انگوٹھا

گواہ شد

غلام حسین معہ نشانی انگوٹھا

وصیت نمبر ۱۲۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں اسد اللہ شاہ ولد برکت علی شاہ قوم سید ساکن نینو تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -
(نوٹ) چونکہ شرط نمبر۱ و نمبر۲ و نمبر۳ کا مضمون بروصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا -
نمبر۴ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ چونکہ میری جائیداد غیر منقولہ مشترکہ ہے اور شرکا جائیداد غیر احمدی ہیں جائیداد غیر منقولہ کی نسبت وصیت کرنے میں اندیشہ پیچیدگیوں کے پڑ جانے اور مقدمات کھڑے ہو جانے کا ہے لہذا میں خدا تعالیٰ کی توفیق اور مدد سے اپنی آمدنی کا دسواں حصہ انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم - اللہم اید الاسلام والمسلمین لا نام الحکم العادل ۱۵ - فروری ۱۹۰۷ء مطابق ۲ ماہ محرم الحرام ۱۳۲۵ الہجری المقدس -

العبد

اسد اللہ ولد برکت علی شاہ قوم سید ساکن نینو بقلم خود

گواہ شد

بشارت احمد علی عفی عنہ اسسٹنٹ سرجن [illegible]

گواہ شد

شیخ محمد [illegible]

آجکل دنیا پر تباہی کیوں ہے

ظاہر ہے کہ جیسی تباہی آجکل دنیا پر آرہی ہے اسکی نظیر زمان مرسلین سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام میں ہی ملیگی۔ کہیں زلازل ہیں تو کہیں تلج و اولے و طوفان۔ وہ طاعون جو یہود پر نازل ہوئی تھی اس زمانہ میں بھی نازل ہو گئی جس نے ہندوستان و پنجاب میں قیامت برپا کر رکھی ہے۔ پس جو صاحب اس کا باعث معلوم کرنا چاہیں وہ قرآن مجید کی آیت وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا میں غور و خوض کریں۔ اور ان آفات سے بچنے کے لئے توبہ و استغفار کو اپنا حرز بنائیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مہدی معہود کی بتائی ہوئی دعا اسم اعظم رب کل شئی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی بکثرت پڑھیں اور بلحاظ اسباب ظاہری نسخہ یاقوت طاعون صبح و شام ایک وقت نوری کے چند قطرات روزانہ کھاتے رہیں جس سے طاعونی جراثیم بدن کے اندر داخل ہوتے ہی ہلاک ہو جاتے ہیں بفضل تعالیٰ ہم نے اس کی یہ عجیب و غریب تاثیر تجربہ کی ہے کہ طاعونی ایام میں بطور چیرہ دینے کے بجائے اگر اسکے چند قطرات کانوں میں ٹپکائے جائیں اور گھی میں ملا کر بدن پر مالش کیجائے تو نوری آسمی درد دنجاب کانوں اور سر سام و گلٹی کا خطرہ دور اور طبیعت میں صحت و سیم (؟) حاصل ہوگا۔ جن بچوں کو دوا کھانی شاق گذرتی ہے اگر ان کے بدن پر گھی میں ملا کر مالش کریں تو بہت جلد طاعونی بخار بلکہ ہر قسم کے بخار سے آرام ہوتا ہے باقی کام بھی دیتا ہے علاوہ ازیں اور بھی بہت امراض کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ فی درجن ۱۰ روپیہ

تیل دافع مکھی مچھر۔ ڈاکٹروں کی تحقیقات سے یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ طاعون زدہ چوہوں اور کردوں پر جب مکھی یا مچھر بیٹھکر جسم تندرست انسان کو کاٹتے وہ مبتلائے طاعون ہو جاتا ہے لہٰذا یہ تیل اسی غرض سے تیار کیا ہے کہ بدن کے کھلے حصوں پر جہاں مکھی و مچھر کاٹنے کا احتمال ہو لگانے سے کاٹنا تو کجا پاس بھی نہ پھٹکینگے۔ ہر شخص کے پاس ہونا ضروری ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ یہ دونوں دوائیں حکیم نور محمد پروپرائٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور سے بذریعہ وی پی طلب کریں۔ نوٹ۔ جو اخبار یہ اشتہار اجرت پر درج اخبار کرنا چاہتے ہیں وہ ایک پرچہ نمونہ نوری شفاخانہ موکل میں بھیجدیں

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیزو طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل عجب سماں دکھا رہی ہے۔ لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگاؤ بھلا اس میں کچھ بھی دھوکا ہے۔ قوائے تناسلیہ کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بد کاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کیلئے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے جس کے چند روز استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسلیہ انشاء اللہ تعالیٰ دور ہو جاتی ہیں اور ہر قسم کی باہ کی شکایت کیلئے مفید ہے ہمارا کلام یہ نہیں کہ ہم لکھدیں کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے اول نمونہ مفت منگائیے پھر پسند ہو تو طلب فرمائیں۔ قیمت فی بکس ایک روپیہ۔ طلاء طلسمی۔ پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی بے اعتدالیوں اور غلط کاریوں سے جو مرض لاحق ہوتے ہیں اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتے ہیں وہ ہماری اس طلاء طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس کو مفید پائینگے منگوانے سے پہلے نمونہ منگوا کر آزماؤ قیمت چھ ماشہ عہ روپیہ سرمہ سلیمانی آنکھ کی کل بیماریوں کو دفع کرتا اور بصارت کو بڑھاتا ہے لاقیمت ایک تولہ ۸ر۔ سفوف دندان سے دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرکے دانت مثل گوہر آبدار بناتا ہے۔ ۔۔۔ فی بکس ۴ر

المشتہر
حکیم محمد حسین ظفر حکیم سرافرازی اسسٹنٹ مالک کارخانہ احمدیہ بلیک ٹھیٹھری

برادران ملک

کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ ایک مدت سے زمانہ جس خضاب کا خواہشمند تھا۔ شکر صد شکر! کہ آج بارہ سال کی لگاتار کوششوں کے بعد ہم اس خضاب کے بہم پہنچانے میں کامیاب ہوئے۔ یہ خضاب تیل ہے۔ جو ڈاڑھی اور سر کے سفید بالوں کو لگاتے ہی فقط چار منٹ میں سیاہ بھونرے کی طرح کالا۔ ملایم اور چمکدار بناتا ہے۔ پندرہ روز کے بعد لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک بکس پانچ ماہ تک کافی ہوتا ہے قیمت فی بکس صرف عہ۔ روپیہ ہے محصول بذمہ خریدار

المشتہر
حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ ہمدانی
محلہ عطار گلی۔ پوسٹ مانڈوی۔ بمبئی

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ۔ سیدھی ریشہ دار کشمیر کی لکڑی کا بمعہ ہینڈل کاک کین اور دو ربڑ کے بنے ہوئے نہایت پائیدار ہے قیمت ۱۲ روپیہ۔ کرکٹ بیٹ سیدھی ریشہ دار کشمیر کی لکڑی کا ۲ کین ہینڈل مع دو ربڑ کے میچ کے لئے نہایت عمدہ ہے ۔ کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوم کی ہوگی ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا ۔ کرکٹ بیٹ آل کین لکڑی چیدہ مضبوط اور پائیدار پریکٹس کے لئے ۔ کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کے لئے ۔

بچوں کے کرکٹ سٹ { ۱۲–۱۳ برس کے بچوں کے واسطے ایک سٹ لڑکی ایک بال لکڑی کا بکس بی سٹ ۔

اوا السٹ ایک سٹ وکٹس ایک بال ۔۔۔۔

فٹ بال عمدہ کاؤ ہائڈ پائیدار اور مضبوط بلیڈر نہایت پائیدار ۔۔۔

بچوں کے لئے فٹ بال معہ بلیڈر ۔۔۔

کرکٹ بال گسٹسون نہایت عمدہ اور مضبوط چمڑے کے

ہاکی کے میچ ۔۔۔

پیڈگس ۔۔۔

کرکٹ رولس فی کاپی ۔۔۔

المشتہر
نظام الدین مستری احمدی شہر سیالکوٹ

سارٹیفکیٹ: السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ سال از قسم پریکٹس بیٹ۔ پریکٹس کوٹ۔ فٹ بال وغیرہ پہنچا ہر طرح سے عمدہ قابل تعریف پایا یہ خیال میں ولایت کے سامان کا مقابلہ کرتا ہے اور قیمت میں بہت کم ہیں دکھو کم خرچ بالا نشین کا مصداق پایا ہوں۔ نیاز مند حاکم علی ہیڈ ماسٹر ٹلہ سکول

عالم علی ہیڈ ماسٹر ۔۔۔

فہرست کتب موجودہ دفتر الحکم

ازالہ اوہام۔ حصہ دوم یہ بینظیر کتاب سلطان القلم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبردست قلم کا نتیجہ ہے جس میں اپنے دعوے کے متعلق نہایت شرح و بسط سے کام لیا ہوا اور مخالفوں کے اعتراضوں کو برباد کر دیا ہے قیمت ۱۲ ست بچن ۱۰۔ آریہ دھرم آریہ مذہب کی حقیقت کو حضرت حجۃ اللہ نے الشنت از بام کردیا ہے خصوصیت کے ساتھ جواب دیا ہے جو وہ اسلام پر کرتے ہیں قیمت ۴۔ نماز پر تقریر اور مسئلہ وحدت وجود پر خط۔ حضرت مسیح موعود نے نماز کے اسرار پر لطیف تقریر فرمائی ہے اور وحدت وجود کے اعتقادات کا لاجواب رد کیا ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے ۱۲ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب عیسائی مذہب کی تردید اور اسلام کی حقیقت پر حضرت خلیفۃ اللہ کا لطیف رسالہ دوسری مرتبہ چھپا ہے قیمت ۲ فیصلہ آسمانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم ہے مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت ۲ نور القرآن حصہ دوم عیسائیوں کا عجیب رد قیمت ۴۔ ایڈیٹر الحکم کی تالیفات۔ تفسیر القرآن پارہ اول یہ تفسیر قوم اور بزرگان قوم نے غیر معمولی طور پر پسند فرمائی ہے صدہا خطوط پسندیدگی کے پہنچ گئے ہیں یہانتک کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے باہر بھی اسکو قبولیت ہو گئی ہے۔ قیمت فی پارہ ۵ (ستم) سلک مروارید۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو مستورات کی اصلاح اور ان میں سلسلہ عالیہ کی تعلیم ناول کے طور پر لکھا ہے قیمت ۴

المشتہر

منیجر اخبار الحکم قادیان ضلع گورداسپور

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

اوس کو شام تک تخفیف ہوگئی اور اوس نے مجھے ایک گران بہا خلعت اور ہزار روپیہ دیا کہ مجھ پر حج فرض ہوگیا۔ ساتھ ہی یہ بات ہوئی کہ مجھے شدت بخار میں سیلان اللعاب خطرناک رنگ میں شروع ہوئی جس میں پانی بودار اور سیاہ رنگ نکلتا تھا۔ ایک شخص حکیم فرزند علی نے مجھے رائے دی کہ آپ کا وطن اگر قریب ہے تو جلد چلے جاویں۔ اس خطرناک مرض سے بچنے کی کوئی امید نہیں۔ اور شام کے قریب ایک بزرگ جو وہاں مہتمم طلبۃ العلم تھے اور نہایت ہی فصاحت والے تھے۔ اونہوں نے مجھے آکر پوچھا کہ میں بوڑھا ہوں میرے منہ سے لعاب آتا ہے کوئی ایسی چیز بتاؤ جو افطار کے وقت کھالیا کروں۔ میں نے کہا مربہ آملہ بنارسی۔ دانہ الائچی۔ ورق طلا سے افطار کریں۔ وہ یہ نسخہ پوچھکر معاً واپس آئے اور ایک مرتبان مربہ اور بہت سی الائچیاں اور دفتری ورق طلا کی میرے سامنے لارکھی اور کہا کہ آپ کے منہ سے بھی لعاب آتا ہے آپ ہی کھائیں۔ اور میں نے اون کو کھانا شروع کیا۔ ایک آدہ کے کھانے سے مجھے چند منٹ کی تخفیف ہوگئی۔ جب پھر پانی کا آغاز ہوا تو ایک اور کھالیا۔ غرض مجھے یاد نہیں کہ کسقدر کھا گیا۔ مگر عشار کے بعد مجھے بہت تخفیف ہوگئی۔ اور میں نے بجائے وطن کے حرمین کا ارادہ کرلیا۔

حرمین میں جن شیوخ سے میں پڑہتا تھا۔ اون میں سے جو شیخ الحدیث تھے اون کے گہر میں قلاع کا مرض ہوا اور اطبار کے نارے وہ تنگ آگئے۔ میں نے کہ گناہ سمجھا اور یہ نسخہ بناکر پیش کیا۔ شورہ قلمی ۲ ماشہ کتہ ۲ ماشہ۔ الائچی خورد ۲ ماشہ۔ گلسرخ ۲ ماشہ۔ کافور ۱ ماشہ۔ توتیائے سبز بریاں۔ ۲ رتی۔ شاید کچھ کمی بیشی بھی ہو۔ مگر اس کے استعمال نے معاً فائدہ دیا۔ اور شیخ نے پوچھا کہ ایسا نسخہ اگر طبیب بتاسکے تو عمدہ بات ہے مگر یہ لوگ بتاتے نہیں۔ وہاں ایک اور امر میری طبی توجہ کے بڑہانے کا باعث پیدا ہوا کہ ڈاکٹر محمد وزیر خاں صاحب جو ہمارے شیخ مولوی رحمۃ اللہ صاحب کے بڑے دوست اور مناظرہ آگرہ میں شامل تھے۔ مولوی صاحب کے مکان پر اون سے تعارف ہوا اور اون دنوں میں ایک شریف کو سنگ مثانہ تھا۔ چونکہ فرانس کے ساتھ وہاں کی سرکار کا تعلق تھا۔ وہاں سے وہ آلہ جس سے پتھری کو پیسکر نکالتے ہیں منگوایا گیا۔ اور ڈاکٹر صاحب نے اوس کو پیسکر نکالا۔ اس کامیاب تجربے سے مجھے ڈاکٹری طب کا بہت شوق ہوا مگر میری موجودہ حالت اور شوا غل او سطرف جہکنے نہ دیتے تھے۔ ڈیڑہ برس کے بعد مجھے کچھ سبکدوشی ہوئی تو حضرت شیخ المشائخ پیر و مرشد حضرت شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ سے نیاز حاصل ہوا اور اسی طلب روح کے باعث مدینہ چلا گیا اور اون کے حضور بہت مدت رہا۔ اس درمیان تمام دنیاوی شواغل چھوٹ گئے صرف ایک مخلص عنایت اللہ جو عورتوں کے تپ دق سے بڑے ماہر تھے اون سے کبھی کبھی طبی تذکرہ ہوجاتا تھا۔ وہاں کی اقامت میں خود تجربہ کا خیال حضرت شاہ صاحب کی خاص توجہات کے باعث ہرگز نہ ہوسکا۔ واپس ہوا اور گہر میں پہونچا تو آتے ہی مخالفت کا بازار علمار سے گرم ہوگیا۔

> ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
>
> زیر آں گنج کرم بنہادہ است

مینے ایک طبیب سے مشورہ کیا کہ میں یہاں طب کروں تو اوس نے کہا کہ تم یہاں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ میں مانگ لینے والا آدمی ہوں پھر بھی مجھے اس شہر میں پانچ روپیہ سے زیادہ نہیں مل سکتا۔ اور تم نے نہ تو مانگنا آئیگا اور تیری حالت سے معلوم ہوتا ہے کہ دوا کا مفت دینا تیری عادت میں داخل ہوگا۔ اور اون سے کسی تقریب میں یہ بات بھی کہہ چکا تہا کہ سنا ہے۔ شربت۔ اور فصد کا طریق بھی لیا نظر آتا ہے۔ تو اوس نے کہا کہ یہاں کے عطار اور جراح مخالفت کریں گے۔ علمار کی مخالفت اسپر زیادہ ہے۔ میں نے توکلاً علی اللہ اپنے ایک طالب علم کو کہا کہ یہ سرمہ بناؤ۔

جست - سرمہ سیاہ - زنگار - سفیدہ کاشغری - افیون - سمندر جھاگ

۲۰ ماشہ ۲ ماشہ ۳ ماشہ ۴ ماشہ ۳ ماشہ ۴ ماشہ

اور اسیطرح کا ایک اور سرمہ جس میں افیون نہ ہو۔ اور مینے عصر کے بعد وضو کرتے ہوئے ایک شخص کی آنکھ کو غور سے دیکھکر پہلا قسم سرمہ ڈالدیا۔ اوس نے دیکھا دیکھی ایک اور نے درخواست کی اوسکو بھی ڈالدیا یہ ہمارا پہلا اشتہار تہا۔ صبح بہت سے لوگ آئے اور سرمہ ہی طلب کیا ہمارے شہر میں رطوبت کے زیادہ ہونے سے یہ بیماری بکثرت تھی بعض کو نزلی اور بعض کو سعدی آشوب تہا۔ اور بعض کے طبقات العین میں۔ اسلئے ہم نے اطریفل گشنیزی جسمیں گل اوسطوخودوس پڑتا ہے۔ اوس کی ہدایت کی۔ اور بعض کے کان کے پیچھے یا کنپٹی یا گردن پر بلسٹر لگادیا۔ خدا کے ہی عجائبات ہیں اس تدبیر نے بڑی کامیابی کا منہ دکھلایا۔ پہر ہمارے ایک اسی برس کے دوست فتح خاں رئیس بہت ملا کرتے تھے اور اون کی اولاد نہ تھی۔ میں نے اون کو اصرار سے کہا کہ آپ شادی کرلیں اور اونہوں نے کہا کہ ہمیں تو کبھی تحریک بھی نہیں ہوتی۔ مجھے صاحب میزان الطب کا قول بکر اگر نگاہ کا میسر شود حکم تکسیدارد۔ یاد رہتا اور مینے کہا کہ آپ یقین کریں کہ آپ کامیاب ہوں گے۔ آخر میرے اصرار پر اونہوں نے شادی کرلی۔ اور مینے سم الفار اور عمدہ افیون کے ساتھ سیماب کا ایک مرکب بنادیا اور اوس کے کہانے پر معجون فلاسفہ کی تاکید کردی۔ قدرت الٰہی سے اون کے گہر میں حمل ہوا اور لڑکی تولد ہوئی مینے ہرچند کہا کہ آپ لڑکی کو کسی اور کا دودہ پلائیں مگر نہ مانا۔ اور قریباً وہی دوائی پہر دی۔ تو اس سے پہر حمل ہوا اور لڑکا پیدا ہوا۔ جواب اللہ کے فضل سے عمر حیات نام اکسٹرا اسسٹنٹ ہے۔ اور مجھے ہمیشہ اپنا چچا ہی لکھا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اوس کی حیاتی میں بہت برکت دے۔ کیونکہ میرے نہایت پیارے دوست کی یادگار ہے۔ ہمارے نواح کے گاؤں میں ہماری طب کا غیر معمولی چرچا پہیل گیا۔ اور جموں سے ایک شخص جو اسوقت بہی افسر پولیس ہیں وہ مدقوق ہوکر علاج کے لئے میرے پاس آئے اور شہر میں وہ ہمارے پڑوسی تہے۔ اون کا نام لالہ متہرا داس ہے۔ اس کے علاج تو بہت کئے اور کامیابی ہوئی۔ اور اس انتنار میں دیوان کرپا رام وزیر اعظم جموں کا گذر پنڈ دادنخاں میں ہوا۔ بہرحال دیوان صاحب اور لالہ متہرا داس کے ماموں بخشی صاحب نے سرکار جموں سے ذکر کیا۔ اون دنوں میں ایک بیمار ایسے فالج میں گرفتار ہوا جس کا فالج پاؤں کے اطراف عصابہ سے شروع ہوا اور روزمرہ بڑہتا گیا۔ پہر ہاتھ بھی مفلوج ہوگئے۔ اوس کے باپ نے میری طرف رجوع کیا۔ طب یونانی اوس وقت سے جہاں تک میرا علم ہے خاموش ہے۔ قواعد کلیہ سے کام لینا اوسوقت میری طاقت سے باہر تہا۔

(باقی آئندہ)

الواح الہدیٰ للرجال والنساء

حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دن رات دن یہی فکر رہتا ہے کہ کس طرح سے دنیا میں تقویٰ اور طہارت پھیلے اور نیکی اور ہدایت سے بھر جائے آپ ہمیشہ ایسی تجاویز سوچا کرتے ہیں اور سوچا کرتے ہیں خدا آپ کے عقل و علم کو بڑھاتا رہتا ہے۔ جس سے مخلوق الٰہی سیدھے راستہ پر آجائے اور دنیا سے بدی اور شرارت اٹھ جائے۔ ۲۵ جون کی صبح کو آپ احباب کے ساتھ سیر کے واسطے باہر تشریف لے گئے۔ راستہ میں فرمایا۔ ہماری کوئی تصنیف ایسی نہیں جس میں تزکیہ نفس کے ذرائع بیان نہ کئے گئے ہوں۔ اور اخلاق حسنہ کے حصول کے وسائل کا ذکر نہ کیا گیا ہو۔ ہر ایک کتاب میں ان باتوں کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ صرف مخالفوں کے مباہلات اور بد اندیش دشمنان دین کی ہلاکت کے نشانات ہی نہیں ہوتے۔ بلکہ قوم کو صالح اور متقی بنانے کے واسطے یہ کتابیں لکھی جاتی ہیں لیکن اب میرے دل میں خدا تعالیٰ نے ایک اور ضروری امر کے واسطے جوش ڈالا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ لمبی کتابوں کا پڑھنا سب کے واسطے آسان نہیں ہوتا۔ لوگ اپنے مشاغل میں عموماً ایسے مصروف ہوتے ہیں کہ لمبی کتابوں کو نہیں پڑھ سکتے اور ایک ضخیم کتاب کے تمام مضامین ہر وقت مدنظر نہیں رہ سکتے اس واسطے خدا نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے۔ کہ تقویٰ و طہارت کے ضروری اصول کو ایک مختصر عبارت میں لکھا جاوے۔ اور اس تحریر کو موٹے الفاظ کے ساتھ لکھ کر ایک لکڑی کی تختی پر لگایا جائے۔ اور ایسی تختیاں سب دوست اپنے دروازوں کے اوپر یا اپنے کمروں کی دیواروں پر لٹکا دیویں۔ تاکہ ہر وقت ان پر نظر پڑے۔ اور اس طرح دل نیکی کی طرف کھنچے جاویں۔ ایسی تختیاں مردوں کے واسطے بھی ہوں اور عورتوں کے واسطے بھی ہوں۔ اور ان کے مضامین الگ الگ ہوں۔ مردوں کے واسطے جو تختیاں ہوں اس میں ایسے مضامین تحریر ہوں جو ان کے مناسب حال ہیں اور عورتوں کے درمیان جن باتوں کی اصلاح کی ضرورت ہے ان کے لحاظ سے عورتوں کی تختی پر ایک تحریر ہو۔ عورتوں کے لئے یہ امر بہت ضروری ہے بعض عورتوں میں دیکھتا ہوں کہ اگر ان کے پاس کوئی امیر عورت آتی ہے جو بہت زیور رکھتی ہے تو اس کی خاطر کی جاتی ہے اور اگر کوئی غریب آتی ہے تو اس کی دلجوئی تک نوبت نہیں پہنچتی ہے۔ ایسی اور بھی بعض ضروری باتیں قابل اصلاح ہیں۔ اگر ایسی تختیاں ہر وقت نظر کے سامنے رہیں گی تو امید ہے کہ بہت اصلاح ہو جائیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہمارے پاس امیر اور غریب ہر قسم کے آدمی کا آنا آج سے تیس ۳۰ سال پہلے کے الہام الٰہی سے ظاہر ہے جس میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تیرے پاس لوگ دور دور سے آئیں گے تو ان سے نہ گھبرانا اور نہ بد سلوکی کرنا اس الہام الٰہی سے ظاہر ہے کہ کثرت سے غریبوں کا آنا مقدر ہے کیونکہ امیر وغیرہ تو خواہ مخواہ ہر کوئی خاطر داری کرتا ہی ہے خدا تعالیٰ نے جتا دیا کہ زیادہ غریب ہی آئیں گے۔ غرض ایسی تختیاں بہت جلد طیار ہو جانی چاہئیں میں مردوں میں بھی دیکھتا ہوں کہ بعض آدمی باوجود بیعت میں رہنے کے عمل نیک نہیں کرتے اور ابھی اپنی پلید عادات کو نہیں چھوڑتے جو کہ ان کی طرح گندی ہیں ان کو دیکھنے سے جو چوٹ لگتی ہے امید ہے کہ یہ تختیاں ان کو نہایت مفید ہوں گی۔

ڈائری

القول الطیب

فطرت آریہ - ۲۸ جون ۱۹۰۷ء - فرمایا ایک ہندو واقف ہندو کا خط آیا ہے اس میں لکھا ہے کہ یہ آریہ لوگ دراصل گورنمنٹ کے خیرخواہ ہیں سرکار کو غلط فہمی ہوئی ہے ہم نے اس کو لکھا ہے کہ سرکار کی غلطی ہے کہ آریہ سرکار کے خیرخواہ ہیں اس بات کو دیکھا جائے کہ جو گورنمنٹ نے سلوک ان سے کیا ہے کہ ان کو اعلیٰ تعلیم دی ہے اور تمام سرکاری عہدے دیے ہیں ان کو ممتاز کیا ہے اور وفاداری ان سے بھر گئے ہیں اور پھر اس سلوک کو دیکھا جائے جو کہ اب انھوں نے گورنمنٹ کے ساتھ کیا ہے تو ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ گورنمنٹ کے صرف بے وفا ہی نہیں بلکہ نمک حرام بھی ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ آریوں کی فطرت میں ہی بدی ہے کہ انھوں نے بھی کیا تھا انتہی بدسلوکی کی ہے۔

فرمایا۔ میں نے تو ہمیشہ اپنی جماعت کو یہی صلاح دی ہے۔ کہ تم اپنا تعلق آریوں سے بالکل علیحدہ کر لو۔

ناجائز وعدہ - ایک شخص کی درخواست پیش ہوئی۔ کہ میری ہمشیرہ کی منگنی بعمر ۔۔۔ سے ایک غیر احمدی کے ساتھ ہو چکی ہے۔ اب اس کو قائم رکھنا چاہیے یا نہیں۔ فرمایا ناجائز وعدہ کو توڑنا اور اصلاح کرنا ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی کہ شہد نہ کھاؤں گا۔ خدا تعالیٰ نے حکم دیا کہ ایسی قسم کو توڑ دیا جاوے۔ علاوہ ازیں منگنی تو ہوتی ہی اسی لئے ہے کہ اس عرصہ میں تمام حسن و قبح معلوم ہو جاویں۔ منگنی نکاح نہیں ہے کہ اس کا توڑنا گناہ ہو۔

مشاعرہ - ایک جگہ بعض شاعرانہ مذاق کے دوست ایک باقاعدہ انجمن مشاعرہ قائم کرنا چاہتے تھے اس کے متعلق حضرت سے دریافت کیا گیا۔ فرمایا۔ یہ تضیع اوقات ہے۔ کہ ایسی انجمنیں قائم کی جاویں۔ اور لوگ شعر بنانے میں مستغرق رہیں۔ ہاں یہ جائز ہے۔ کہ کوئی شخص ذوق کے وقت کوئی نظم لکھے۔ اور اتفاقی طور پر کسی مجلس میں سنائے۔ یا کسی اخبار میں چھپوا دے۔ ہم نے اپنی کتابوں میں کئی نظمیں لکھی ہیں۔ مگر اتفاقی طور پر ہوئی۔ آج تک کبھی کسی مشاعرہ میں اپنا نام پیدا کرنا چاہیں اگر حال کے طور پر نہ صرف قال کے طور پر اور جوش روحانی سے اور نہ خواہش نفسانی سے کبھی کوئی نظم جو مخلوق کیلئے مفید ہو سکتی ہو لکھی جائے تو کچھ مضایقہ نہیں۔ مگر یہی پیشہ کر لینا ایک منحوس کام ہے۔

نشانات - ۱۷ اپریل ۱۹۰۷ء نیز انظم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی تائید اس کے نشانات کے ذریعہ سے ظاہر ہو رہی ہیں۔ اگر یہ معجزات اور نشانات جو اس وقت ظاہر ہو رہے ہیں ایک شخص کے ایمان کے واسطے کافی نہیں۔ تو پھر کسی نبی کی نبوت کے ماننے کے واسطے کوئی راہ دنیا میں باقی نہیں۔ تو پھر کسی نبی کے ثبوت کے واسطے کوئی دلیل قائم نہیں رہتی۔

ٹھٹھہ کرنیکا انجام - ایک شخص کا ذکر تھا کہ جو سلسلہ حقہ کے ساتھ ہنسی کیا کرتا تھا اور اب طاعون میں اس کا پوتا اور بیٹا مر گیا ہے۔ فرمایا۔ خدا اور رسول کے ساتھ ہنسی کرنیوالا امن پاتا نہیں۔ جب تک کہ وہ نشانات کا نمونہ اپنی پر وارد ہوتا ہوا نہ دیکھ لے۔

خدمت دین - ۱۴ مئی ۱۹۰۷ء ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ حضور نے حقیقۃ الوحی کے لکھنے اور پروفوں کے بار بار پڑھنے میں بہت محنت اٹھائی ہے اور یہی وجہ ہے کہ بار بار حضور کی طبیعت علیل ہو جاتی ہے اب حضور چند روز بالکل آرام فرماویں۔ حضرت نے جواب میں فرمایا۔ ہماری محنت ہی کیا ہے۔ ہمیں تو شرم آتی ہے جب کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی محنتوں کی طرف نگاہ کرتے ہیں کہ کس طرح خوشی کیساتھ انھوں نے خدا کے راہ میں اپنے سر بھی کٹوا دیے۔

تواضع - ۸ مئی ۱۹۰۷ء فرمایا۔ تواضع اور مسکنت عمدہ شے ہے۔ جو شخص باوجود محتاج ہونے کے تکبر کرتا ہے۔ وہ کبھی مراد کو نہیں پا سکتا۔ اس کو چاہئے کہ ہر حال میں انکسار اختیار کرے۔ کہتے ہیں کہ جالینوس حکیم ایک بادشاہ کے پاس ملازم تھا۔ بادشاہ کی عادت تھی کہ ایسی ردی چیزیں کھایا کرتا تھا جن سے جالینوس کو یقین تھا کہ بادشاہ کو جذام ہو جائیگا۔ چنانچہ وہ ہمیشہ بادشاہ کو روکتا تھا۔ مگر بادشاہ باز نہ آتا تھا۔ اس سے تنگ آ کر جالینوس وہاں سے بھاگ کر اپنے وطن کو چلا گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد بادشاہ کے بدن پر جذام کے آثار نمودار ہوئے۔ تب بادشاہ نے اپنی غلطی کو سمجھا اور اپنے انکسار اختیار کیا اپنے بیٹے کو تخت پر بٹھایا اور خود بھیس بدل کر جالینوس کے وطن میں جا کر اس کے پاس پہنچا اور بادشاہ کی تواضع اسے پسند آئی اور بعد ازاں اس کے علاج میں مصروف ہوا۔ تب خدا نے اسے شفا دی۔

(بدر)

مختصر نوٹ

مقدمہ متعلقہ بلوہ راہوں | راہوں ضلع جالندھر کے بلوہ کے متعلق جسقدر حالات اس سے پہلے شایع ہو چکے ہیں اب اس مقدمہ کا آخری فیصلہ ہو گیا ہے اور حکم سنا دیا گیا ہے اس میں منجملہ ۵ ہندو ملزمان کے ۱۸ کو چھ چھ ماہ قید کی سزا ہوئی ہے اور بعد رہائی سب کو تین سال کے لئے حسب حیثیت پانچسو روپیہ سے لیکر ۳ ہزار روپیہ تک نیک چلنی کی ضمانتیں دینی ہونگی۔ یہ ہے برکت راج کی برکت اور عدالت کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کر کے رکھدیا ورنہ سب انسپکٹر صاحب تھانہ راہوں نے قومی پاسداری اور تعصب کا پورا ثبوت دیدیا تھا اور سب پوسٹماسٹر راہوں نے مسلمانوں کے تار کو روک کر جو گزند مسلمانوں کو پہونچانا چاہتا تھا وہ نہایت ہی خطرناک تھا۔ مگر یوروپین ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مجسٹریٹ نے مقدمہ کی اصلیت کو نکال لیا۔ مسلمانان ہندوپنجاب خصوصاً راہوں کے مسلمان ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مجسٹریٹ صاحب کے جسقدر شکر گذار ہوں کم ہے۔ انہوں نے ان کی جان اور مال اور آبرو ہی کو نہیں بچایا بلکہ ایک خطرناک جرم سے ان کو مخلصی دی ہے ملزم اپنے کیفرکردار کو پہونچ چکے لیکن میں صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع جالندھر کو اس امر کیطرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ جبکہ سب انسپکٹر پولیس راہوں کی کارروائی اس مقدمہ سے متعلق اعتراض سے خالی نہیں اور اس کے مذہبی تعصب اور پاسداری کا کھلم کھلا ثبوت ملتا ہے تو پھر کیا صاحب موصوف کی معدلت گستری سب انسپکٹر موصوف کے متعلق ایسا نوٹس لینے پر انہیں مجبور نہ کریگی جس سے دوسروں کو عبرت ہو مجھے یقین ہے کہ صاحب موصوف ضرور نوٹس لینگے۔ ایسا ہی پوسٹماسٹر جنرل پنجاب کو ایسے مفسد اور ضرر رسان سب پوسٹماسٹر کو کافی سزا دینی چاہئے میرے خیال میں اگر قانونی طور پر ایسے سب پوسٹماسٹر کو کوئی سزا دلائی جا سکے تو مسلمانان راہوں کو درگذر نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ ان کا تار روک دینے کیوجہ سے کچھ عرصہ کے لئے غریب مسلمانوں کو سخت دکھ اٹھانا پڑا۔ بہرحال یہ ہندو عہدہ داران راہوں اس قابل ضرور ہیں کہ انکو حکمانہ طور پر معقول سرزنش کیجاوے۔

اسی بلوہ کے متعلق اس امر کا بیان کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ آریہ سماج راہوں کے سکرٹری اور پریسیڈنٹ صاحب اور بعض ممبران نے جو کمال دکھایا ہے وہ فیصلہ عدالت سے ہویدا ہے۔ اب آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب راہوں کی سماج کے متعلق کیا کہتی ہے؟ کیا اسے پولیٹکل پارٹی ماننے گی یا مذہبی اور اخلاقی تعلیم دینے والا گروہ۔ اس سماج نے آج سے نہیں عرصہ سے مسلمانوں کے خلاف فساد کرنیکا ارادہ کیا ہوا تھا۔ کیونکہ یوگندرپال جیسے بدزبان اور اشتعال دلانیوالے بیباک پریچر کو بار بار راہوں میں بلا کر مسلمانوں کے خلاف لیکچر دلوائے۔ غریب مسلمان تھے درویش بر جان درویش خاموش رہے۔ آخر وہ بیگنی رنگ کھل گیا۔ اور ظالم اپنے کئے کی سزا پانے کو جیل جا پہونچے۔

زلزلہ کا دھکا | ۱۹ ماہ حال کو کشمیر میں ایک سخت طوفان باد و باراں کا آیا اور اس کے بعد زلزلہ کا ایک جھٹکا محسوس ہوا۔ ہفتہ کے روز آخری رات کے وقت ایک جھٹکا زلزلہ کا محسوس ہوا تھا ہوا میں خنکی آگئی ہے۔

آریوں کی زبان درازی بدستور جاری ہے | ایکطرف تو آریہ لیڈر اپنی براءت کرتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں کہ ان کے مقاصد کی انتہا تعلیم ہے دوسری طرف آریہ قوم کے نونہال ابھی بدزبانیوں اور شوریدہ سری سے باز نہیں آتے۔ پرکاش میں جس قسم کے مضامین شایع ہو رہے ہیں انپر ایک الگ مضمون لکھا ہے جو عنقریب شایع ہوگا۔ ۱۵؍جون [illegible]ء کے مسافر میں جو پہلے سے باوجود فحش نویسی کے مقدمہ میں مبتلا ہے ایک مضمون "پریشان وزیر ہند" کے عنوان سے لکھا ہے جسمیں مسٹر مارلی پر نہایت ہی بیجا اور بیہودہ حملے کرتا ہے یہ وہی مسافر ہے جسکی امداد کے لئے بعض آریہ اخباروں نے قوم کو متوجہ کیا تھا کیا یہ طریق ثابت نہیں کرتا کہ انکی بدزبانی ابھی تک بدستور جاری ہے؟

ایک ضروری چٹھی

سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ نے مندرجہ ذیل سرکلر لیٹر احباب کو بھیجی ہے جو اپنی اہمیت کے لحاظ سے بہت توجہ طلب ہے اس خیال سے کہ اسپر فوری توجہ ہو سکے درج کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

از دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان (مورخہ ۲۱؍جون [illegible]ء)

مکرم بندہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ابتدائے ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد سے ایک انجمن آپکے پیرووں کی قائم کیگئی تھی جسکا نام خود حضرت اقدس نے صدر انجمن احمدیہ تجویز فرمایا اس انجمن کے قائم کرنیکی غرض یہ تھی کہ سوائے لنگر خانہ کے جسقدر کام سلسلہ احمدیہ کر رہا ہے وہ ایک ضابطہ کی صورت میں آجاویں چنانچہ انجمن کے قواعد کی پہلی تین دفعات جو پہلے ہی کئی دفعہ شائع ہو چکی ہیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) انجمن ہذا کے اغراض حسب ذیل ہونگے۔ اشاعت اسلام تعلیم دینی و دنیوی۔ انتظام قبرستان تقسیم زکوٰۃ۔ امور متفرقہ متعلق سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

(۲) سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ہر ایک ایسا فرد جو کسی طرح کی امداد کرتا ہو وہ اس انجمن کا ممبر ہوگا۔

(۳) ہر ایک انجمن احمدیہ جو ممبران سلسلہ احمدیہ کسی جگہ قائم کریں وہ اس انجمن کی شاخ ہوگی۔

چنانچہ اسی سال ۱۹۰۶ء میں یہ انجمن باضابطہ رجسٹری بھی ہوگئی اور اسوقت تعلیم الاسلام ہائی سکول اور مدرسہ دینیات۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز و تعلیم الاسلام۔ مقبرہ بہشتی۔ ایک کتبخانہ اور کئی ایک مساکین اور یتامیٰ کا اہتمام اس انجمن کے سپرد ہے۔ ان کاموں کو چلانا ایک یا دو یا چند آدمیوں کا کام نہیں بلکہ یہ فرض کل سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ہے اور سب کے سر پر یکساں ذمہ واری ہے۔ ہر ایک شخص جو بیعت میں داخل ہوتا ہے جبتک وہ ان اغراض میں ہمارا معاون نہیں ہوتا اسکے داخل ہونیسے سلسلہ کو کچھ فائدہ نہیں۔ دوسری طرف ایسے لوگ جو ایکدفعہ بیعت کر جاتے ہیں اور پھر ان کو اس سلسلہ کی کارروائیوں اور تحریکوں اور ان تازہ نشانوں سے

جو اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کیلئے دکھاتا ہے کوئی اطلاع نہیں ہوتی وہ تو وہی اسمیں داخل ہو کر کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اور تیسرا امر یہ ہے کہ وہ چندہ کام جنکا جاری رکھنا ہم اغراض سلسلہ میں سے ہے انہیں آئے دن اسوجہ سے مشکلات پیش آتی رہتی ہیں کہ ان کے قیام میں سب احباب برابر حصہ نہیں لیتے اس سے نہ صرف بعض کاموں میں رکاوٹ ہی پیدا ہوتی ہے بلکہ جب کبھی کسی تحریک کی ضرورت پڑتی ہے تو اسمیں چند احباب کو بار بار مخاطب کرنا پڑتا ہے اسلئے مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ نے ان ضروریات کو محسوس کرکے یہ تجویز کیا ہے کہ جہاں احمدیوں کی معتد بہ تعداد ہو وہاں ایک مقامی انجمن قائم کیجاوے جو اس انجمن کی ایک شاخ ہو۔ اور اس کام کو زیادہ منضبط کرنے کے لئے یہ بھی ضروری خیال کیا گیا ہے کہ ہر ضلع میں صدر مقام ضلع میں یا اگر صدر مقام ضلع میں احمدی جماعت کی تعداد کافی نہ ہو تو کسی دوسرے مقام میں جہاں جماعت کی تعداد کافی ہو ایک بڑی انجمن قائم ہو جو اپنے ضلع کی تمام انجمنوں کا انتظام کرے۔ اور چندوں کی وصولی وغیرہ کا اہتمام کرے۔ اس غرض کے لئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ پہلے جہاں جہاں کوئی انجمن قائم ہے اسکی حالت کو دیکھا جاوے کہ آیا ایسی بڑی انجمنیں جو اپنے اپنے ضلع میں باقی کل انجمنوں کا بھی انتظام کر سکیں کہاں کہاں موجود ہیں۔ اس غرض کے لئے مجلس معتمدین نے اپنے سالانہ اجلاس میں مندرجہ ذیل چند سوال تجویز کئے تھے جن کا جواب اس مجلس میں پیش ہو کر آخری فیصلہ اس امر کے متعلق ہونا تھا مگر باوجودیکہ ان سوالات کو اخبار میں شائع کئے ہوئے چھ ماہ کا عرصہ گذر گیا ایک آدھ انجمن کے سوائے کسی کیطرف سے کوئی جواب نہ آیا اور جہاں سے جواب آیا وہ بھی تسلی بخش نہ تھا لہذا بذریعہ خطوط بعض احباب کو توجہ دلائی گئی مگر اس کا نتیجہ بھی سوائے اس کے کچھ نہیں نکلا کہ تین چار انجمنوں کیطرف سے جواب آئے ہیں یہ سستی بہت نقصان رسان ہے لہذا اب میں سہ بارہ وہی سوالات آپ کی خدمت میں بھیجتا ہوں کہ ان پر غور کرکے بہت جلد ہر ایک سوال کا تفصیل کے ساتھ اور نمبروار جواب عطا فرماویں۔ وہ سوالات جنکا جواب ہر ایک انجمن کو دینا چاہئے یہ ہیں۔

(ا) تعداد ممبران کسقدر ہے ؟
(ب) نام و فرائض عہدہ داران کیا کیا ہیں ؟
(ج) ممبر ہونے کی کیا شرط ہے ؟
(د) قواعد و ضوابط انجمن کیا ہیں ؟
(ہ) وصولی چندہ کسطرح ہوتی ہے اور کل رقم چندہ کسقدر ہے۔ جو سلسلہ کے مختلف مدات میں اس انجمن کیطرف سے ماہوار پیش ہوتی ہے ہر ایک مد کا الگ الگ چندہ اور کل میزان کیا ہے۔
(و) اگر وہ انجمن کسی ضلع میں ہو تو اور کسقدر انجمنیں اسکے متعلق ہیں اور انکی ممبروں کی تعداد کیا ہے اور آیا انکا چندہ صدر مقام کی انجمن کے ذریعہ آتا ہے یا براہ راست ؟
(ز) انجمن نے اپنے ضلع میں احمدیوں کی تعداد معلوم کرنے اور انکو سلسلہ کی ہدایات اور ضروریات سے آگاہ کرنے کے لئے کیا انتظام کیا ہوا ہے ؟
(ح) انجمن کے جلسے ہفتہ وار ہوتے ہیں یا نہیں اور ان میں اوسط حاضری ممبران کسقدر ہوتی ہے۔
(ط) انجمن کی کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ہے اگر ہے تو کیا کیا ؟

ان سوالات سے معلوم ہو سکتا ہے کہ انجمن کی غرض انکے پوچھنے سے کیا ہے۔ پہلا منشاء تو یہ ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی اصل تعداد کا اندازہ لگ سکے اور اس طرح پر وہ غرض بھی تکمیل پذیر ہو جسکے لئے خود حضرت اقدس نے کئی دفعہ تاکید کی ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ جماعت کو بھی کئی دفعہ تاکید کیگئی مگر ابتک یہ کام تکمیل پذیر نہیں ہوا۔

دوسری غرض انجمن کی یہ ہے کہ ہر مقام پر احمدی احباب کی انجمن قائم ہو کر انکا باہمی میل جول تعارف اور تعلقات بڑھیں جس سے اس سلسلہ کو ایک سلسلہ بنانا ہے اور جب لوگوں سے چار اس قسم کے تعلقات منقطع ہو چکے ہیں ضرور ہے کہ ایسے تعلقات آپس میں پیدا ہوں۔

تیسری غرض وصولی چندہ اور اسباب کا اندازہ لگانا کہ ہر ایک مد کے لئے کسقدر ماہوار چندہ کسی جگہ سے آ سکتا ہے شاید بعض احباب کو یہ اطلاع بھی نہ ہو کہ کون کونسی مدات اس سلسلہ میں قائم ہیں اسلئے میں اسباب کا ظاہر کر دینا نہایت ضروری سمجھتا ہوں کہ اس سلسلہ کی مدات میں سے سب سے پہلی مد اور سب سے ضروری مد لنگر خانہ ہے یہ وہ مد ہے جو سب سے پہلے اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے قائم کی اور اسی کا وجود سب سے زیادہ ضروری ہے کیونکہ جو لوگ یہاں آتے ہیں خواہ وہ اپنے احباب ہیں جو اپنے آقا و محبوب کی باتیں سننے کے لئے آتے ہیں اور اپنی اس صحبت سے روحانی ترقی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور یا وہ لوگ ہیں جو طالب حق ہیں انکے لئے لنگر خانہ کا انتظام از بس ضروری ہے کیونکہ ایک گاؤں میں ہر ایک اپنی ضروریات خوردنی و نوشیدنی کا خود انتظام نہیں کر سکتا۔ اسی مد میں وہ اخراجات بھی شامل ہیں جو مہمانخانہ کی تعمیر یا خطوط کا جواب وغیرہ یا بعض کتابوں کے طبع کے لئے حضرت اقدس کو کرنے پڑتے ہیں ایسا ہی حضرت اقدس کے گھر کے مصارف بھی اسمیں شامل ہیں۔ اس مد کا اہتمام حضرت اقدس کے ہاتھ میں ہے اور سلسلہ میں کوئی ایسا آدمی نہ ہونا چاہئے جو اس مد میں کچھ نہ کچھ اعانت نہ کرتا ہو خواہ وہ کیسی ہی قلیل ہو مگر جو لوگ اچھی استطاعت رکھتے ہیں انکو دل کھولکر اسمیں مدد دینی چاہئے۔ اسمیں انکی اپنی بہتری ہے کیونکہ جو مال خدا کی راہ میں خرچ کیا جاتا ہے خدا اسکا عوض دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی دونوں جگہ دیتا ہے۔ دوسری مد مدرسہ ہے جسمیں اسوقت خدا کے فضل سے تین سو کے قریب طلباء کی تعداد پہنچ گئی ہے اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے اسکے اخراجات بھی کثیر ہیں اور چونکہ اس مدرسہ کا اجرا تائید و نصرت سلسلہ کے لئے ہوا اور خود حضرت مسیح موعود نے کیا اسلئے ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ اس مد میں بھی کچھ نہ کچھ چندہ حسب استطاعت دے چنانچہ خود حضرت اقدس نے بھی اسکے لئے اشتہار دیئے ہیں جسمیں آپ نے یہ کھولکر لکھ دیا ہے کہ ہر ایک شخص ضرور اس مد میں چندہ دے اسکا خرچ اسوقت ایکہزار روپیہ مستقل ماہوار ہے اور عمارت کے کثیر اخراجات مزید براں ہیں۔ تیسری مد میگزین ہے یہ میگزین انگریزی میں بلاد غربی میں مفت تقسیم ہوتی ہے چونکہ ہندوستان کے باہر اشاعت اسلام اسی ذریعہ سے ہوتی ہے اسلئے جو لوگ اشاعت اسلام کے لئے اپنے دلمیں تڑپ رکھتے ہیں وہ اس دینی جہاد میں اپنے مالوں سے مدد کرکے اللہ تعالیٰ کے پاک وعدوں کے مستحق بنیں پھر ایک مد صدقات کی ہے جسمیں ایک مساکین فنڈ ہے اور ایک یتیم فنڈ ہے اور اسکے علاوہ زکوٰۃ کا روپیہ بھی آتا ہے جو مستحقین میں تقسیم ہوتا ہے اور جس سے بہت سے غریب لوگ فائدہ اٹھا کر برسر کار ہو جاتے ہیں اور پھر اس سلسلہ کی اعانت میں حصہ لیتے ہیں ایک مد مقبرہ کی ہے جسکے لئے رسالہ الوصیۃ کو پڑھنا چاہئے۔

غرض تمام ملک وار انجمنیں بنا لینے اور آپس میں باہمی تعلقات قائم کرنے سے یہ ہے کہ کل جماعت کو وقتاً فوقتاً ہر قسم کی ضروری تحریکات اور اس سلسلہ کی ضروری ہدایات سے آگاہ ہوتے رہیں۔

غرضیکہ یہ چند ایک امور ہیں جن کے لئے میں پھر آپ لوگوں کی خدمت میں یہ عریضہ پیش کرتا ہوں کہ آپ ان اغراض میں اس انجمن یعنی سلسلہ احمدیہ کی اعانت کریں اور اس کے منشاء کے مطابق جگہ جگہ انجمنیں قائم کریں جہاں ابتک انجمنیں قائم ہیں وہ ان نقصوں کو دور کریں جو ابتک ہیں اور جہاں انجمنیں قائم نہیں ہیں وہ ایسی انجمنیں قائم کریں جو چھوٹی انجمنیں ہیں وہ یہ اطلاع دیں کہ وہ کس بڑی انجمن کیساتھ تعلق پیدا کر سکتی ہیں اور جو بڑی انجمنیں ہیں وہ کسقدر علاقہ میں اور کتنی انجمنوں کا انتظام کر سکتی ہیں ان اغراض کیلئے ضلع وار فہرستیں تیار کرنی ہیں یہ انجمن یعنی صدر انجمن احمدیہ بھی ہر قسم کی مشکلات میں مدد دینے کے لئے تیار ہے اگر ہمارے احباب تھوڑی سی بھی کوشش کریں تو تین چار ماہ میں ضلع وار فہرستیں تیار ہو سکتی ہیں گو اسمیں اخراجات پیش آئینگے مگر جب ایک بڑی بھاری جماعت وصولی چندہ ہوگی تو اس قدر یہ اخراجات ہی نکل آئینگے بلکہ سلسلہ کی مدات کو بھی بڑی بھاری اعانت ہو سکیگی دیہات میں جہاں عموماً زمیندار لوگ ہوں ربیع اور خریف کے موقعہ پر اگر غلہ کی صورت میں ہی چندہ فراہم کیا جاوے تو بہت کچھ کامیابی کی امید ہو سکتی ہے اگر وہ احباب جنکے پاس یہ عریضہ پہنچا ہے کوئی کارروائی انکے متعلق کرنا چاہیں اور کسی قسم کا مشورہ لینا چاہیں تو وہ دفتر سے خط و کتابت کرکے ہر ایک امر کے متعلق دریافت کر سکتے ہیں اگر ضرورت ہو تو صدر انجمن احمدیہ کی مجلس ناظم میں کوئی ایسا امر پیش کرکے انجمن کیطرف سے بھی فیصلہ کی اطلاع دیجاوے گی مگر بہرحال اس کام کو کرنا ضروری ہے اور بہت جلدی شروع کرنا ضروری ہے تاکہ سال کے اختتام سے پہلے پہلے یہ سب کارروائی مکمل ہو جاوے۔ والسلام۔ خاکسار محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

نوٹ: ایسی انجمنوں کے عہدیداران کے نام بھی تحریر کرنے چاہئیں تا بوقت ضرورت صدر انجمن احمدیہ ان سے براہ راست خط و کتابت کر سکے۔

اسلام کے نادان دوست

بعض آیات قرآنی و احادیث رسول ربانی کی غلط فہمی سے ہمارے بعض علماء نے دشمنان اسلام و مخالفان دین خیر الانام کو جسقدر اعتراضات بیجا و الزامات ناروا کا موقعہ دیا ہے وہ ناظرین کتب مخالفین سے مخفی نہیں آج کل ہمارے علاقہ میں اسقاطی ملانوں کی تیغ فتوے سے جو انہوں نے طاعون کے بارہ میں دیا اسلام اور اہل اسلام کو جس ظلم کے ساتھ قتل کیا جا رہا ہے اس کے بیان کرنے کی قلم میں طاقت نہیں جاہل سے جاہل مخالف بھی ان مردہ شو اور اسقاط خور ملانوں کے علم سے بیزار اور سیہ دل سے سیہ دل دشمن کی آنکھ بھی مسلمانوں کی اس تباہی و بربادی کو دیکھ مارے رحم کے بجائے آب خون بار ہے۔ مسلمانان موضع و والمیال - و تترال - و کھوکھر بالا کو مسجد کے امامت پیشہ ملانوں نے یہ حکم سنایا ہوا کہ جو مسلمان طاعون زدہ مکانات سے باہر نکلے وہ اسلام سے باہر ہے ایسے آدمی کے مرنے پر کفن دفن میں شریک ہونا شرعاً ناجائز ہے" جن لوگوں نے اس حکم کی تعمیل کی اب انہیں سے کچھ قلیل ہی زندہ باقی ہیں کنبے کے کنبے اور گھروں کے گھر تباہ ہوگئے اور ہو رہے ہیں تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں بچالوں اور پاس کے بند مکانات کے اندر چوہوں کے مرنے اور مریضوں کی قے اسہال سے اسقدر عفونت اور بدبو پھیلی کہ گلیوں سے گذرنا مشکل ہوگیا ان گندے اور عفونت دار مکانوں میں جو طاعون کے زہریلے مواد سے پر ہیں مسلمانوں کو ہلاک ہوتے دیکھکر بعض ہندو یہ کہتے ہیں کہ "اسلام میں وضوء غسل وغیرہ کا طریق عبادت تو بہت عمدہ ہے مگر طاعون زدہ مکانات میں بیٹھے رہنا۔ مسلمانوں کا یہ فعل بہت ہی قابل نفرت ہے جب تجربہ سے ثابت ہوگیا کہ طاعون ایک متعدی مرض ہے اور بہ نسبت گھروں کے میدان کی ہوا میں اس کا اثر کم ہوتا ہے اور انسان کا دل و دماغ بھی فطرتاً غلاظت و بدبو سے متنفر ہے تو پھر نہیں معلوم مسلمانوں کے پیغمبر نے فطرت انسانی اور صحیح تجربہ کے برخلاف کیوں تعلیم دی"

افسوس ہمارے میاں محض اسقاط و صدقہ خیرات کے لالچ سے کہ باہر نکلنے میں کہیں اموات میں کمی واقع نہ ہو قرآنی آیات ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ اور والرجز فاھجر وغیرہ کی مطلق پروا نہیں کرتے اور بطور علاج کے کھلی ہوا میں رہنے کو خلاف توکل و تقدیر سمجھکر ناواقف اور سادہ لوح لوگوں کے زیورات و پارچات بلکہ مال مویشیوں تک اپنی چھو منتر سے لوٹ رہے ہیں چنانچہ ان شہر کے مواضع مرقومۃ الصدر سے سینکڑوں روپے انہوں نے طرح طرح کے مکاروں سے وصول کئے کوئی تعویذ گنڈا سے پیٹ پالتا ہے کوئی وبا کی سنے کر اڑاتا ہے گویا انکی اپنی جو تجاویز و تدابیر ہیں وہ تو بالکل موافق قضا و تقدیر ہیں لیکن کسی دوسرے خیر خواہ کی خیر خواہی اون کے نزدیک سراسر کفر و گمراہی ہے عوام کا الزام کو یہ کہکر کہ تقدیر میں جو کچھ لکھا ہے ہو کر رہیگا کسی کی حیات مقدرہ سے ایک سانس بھی کم و بیش نہیں ہو سکتا یا یہی وہی خدا ہے جو گھروں میں ہے تم لوگ شہیدی چھوڑ کر کیوں بھاگتے ہو" ایسا دلیر کر دیا کہ یہ لوگ چوہوں کے اٹھانے اور مریضوں کے پاس جانے میں ذرا احتیاط نہیں۔ رکھتے ایک عورت سکنہ تترال کہتے سنا کہ کل ہمارے گھر سے مردہ چوہے نکلے مگر میرا خاوند مکان کو اس لئے نہیں چھوڑتا کہ شہادت کا درجہ ہاتھ سے جاتا ہے جاہلان ملانوں کی کوئی پوچھے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے باوجود وعدہ الٰہی واللہ یعصمک من الناس کیوں مکہ مبارکہ سے بھاگ غار میں پناہ لی اور لڑائی میں اپنے ہاتھ مبارک سے خندق کھودی یا نعوذ باللہ انہوں نے مسئلہ تقدیر و توکل کے سمجھنے میں غلطی کھائی اگر قبل از اجل ہلاکت کا اندیشہ نہیں تو حضرت نوح علیہ السلام کے اس قول کا اطیعون یغفر لکم من ذنوبکم ویؤخرکم الی اجل مسمّی کا کیا مطلب ہے بطور علاج تبدیلی مکان اگر شرک اور کفر ہے تو آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم نے جن اشخاص کو بوجہ ناموافقت آب و ہوا مدینہ طیبہ سے باہر اونٹوں میں رہنے کا حکم فرمایا کیا وہ اس بنا پر تھا کہ صحرائی ہوا میں صحت بخشی کی قوت زیادہ تھی۔ اسلام کے نادان دوستو تمہاری ان غلط فہمیوں سے اسلام ہی بدنام ہوگیا اگر تم میں خدا ترسی اور حق شناسی کا مادہ ہوتا تو طاعون کے اصل علاج یعنے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت سے محروم رہکر تم کیوں اس عذاب سے ہلاک ہوتے اور دوسروں کے لئے موجب ہلاکت ٹھہرتے میں حیران ہوں کہ جب بہت سی احادیث صحیحہ اور روایات صریحہ کو محض تعصب مذہبی اور تسلب مشربی کی وجہ سے تم نے پس پشت ڈالدیا تو حدیث طاعون کے ایک آدھ لفظ کے مرادی معنے لینے میں تمہارا کیا حرج تھا یعنے حدیث "و فلیس من عبد یقع الطاعون فیمکث فی بلدہ الخ" اور "اذا سمعتم به بارض فلا تقدموا علیه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا فرارًا منه" میں وہ فرار ممنوع اور منہی عنہ ہے جو دوسری زمین میں ہو تا کہ اس زمین کے لوگ بھی اس مرض میں مبتلا نہ ہوں متعدی امراض سے بچنے کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سخت تاکید فرمائی ہے فر من المجذوم کما تفر من الاسد - اس نقل مکانی کا نام فرار نہیں جو بطور علاج کے اسی زمین میں ایک مکان سے دوسرے مکان یا میدان میں ہو شہر کی زمین شہر میں داخل ہے باہر نہیں قرآن شریف میں ہے سقناہ لبلد میت - والبلد الطیب یخرج نباته باذن ربه ظاہر ہے کہ کھیتی باڑی باہر زمین میں ہوتی ہے نہ گھروں میں حدیث کا یہ جملہ "واذا سمعتم به بارض فلا تقدموا علیه" بتا رہا ہے کہ تقدیر - توکل کا یہ مطلب نہیں جو ان لوگوں نے [illegible] رکھا ہے ورنہ طاعون زدہ زمین میں جانے سے کیا خوف کیونکہ وہاں بھی وہی خدا اور وہی تقدیر ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام میں طاعون سنکر واپسی کا حکم دیا تو ابو عبیدہ نے بھی تقدیر کا سوال پیش کیا اور کہا افرارًا من قدر اللہ کیا آپ تقدیر سے بھاگتے ہیں تب حضرت عمر نے فرمایا نفر من قدر اللہ الی قدر اللہ یعنے بھاگنا بھی خدا کی تقدیر ہے اور جو کچھ ہوتا ہے تقدیر الٰہی سے ہوتا ہے الغرض دیدہ و دانستہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کا نام شہادت نہیں مثلاً اگر کوئی احمق "المبطون شہید والمطعون شہید" پڑھ یا سنکر کرٹن آئل وغیرہ تیز مسہل کی زیادہ خوراک سے اپنے نفس کو ہلاک کر دے تو کیا ایسا جاہل عند اللہ شہید کہلا سکتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سینکڑوں نام کے مسلمان نماز روزہ سے غافل بھنگ چرس چوری زنا وغیرہ گناہوں کی حالت میں اس عذاب سے مر رہے ہیں ہمارے مولوی صاحبان بتادیں کہ یہ سب کے سب انکے نزدیک زمرۂ شہداء میں داخل ہیں میرے نزدیک تو ایسے شہید اس پنجابی مثل کے مصداق ہیں "دہ ساہ جاننا ماہ یا دم ... شہید کا بیشک"

طاعون سے مرنیوالا مومن شہید ہے مگر یہ لوگ خصوصاً مسلمانان
دولمیال ۔ تترال جو جماعت احمدیہ کے سخت دشمن ہیں بوجہ تکذیب
و تکفیر مثیل مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثیل یہود ہیں نہ مومن حدیث شریف
میں ہے اذا قال الرجل لاخیہ یا کافر فقد باء بہ احدھما
ومن رمی مومنا بکفر فھو کقتلہ " اور یہاں کے لوگ ہم کو باوجودیکہ
ہم خدا و رسول کے قائل ہیں نماز یں پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں پھر
بھی کافر ۔ ملعون ۔ مرتد کہتے ہیں ذرہ نہیں ڈرتے کیا عالم کیا جاہل کیا
مرد کیا عورت ہر ایک کا رات دن یہی شغل ہے ۔ مسجدوں پیٹھکوں
گلیوں میں جہاں تین چار جمع ہو کر بیٹھتے ہیں وہاں بجز اس کے اور
کوئی ذکر نہیں کہ مرزائیوں نے اسلام کو بگاڑ دیا قدیمی اماموں کے
پیچھے نمازیں پڑھنی چھوڑ دیں بعض شریر الطبع اور خوش طبع آدمی تو ہیں
اور ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہایت ہی ناپاک اور گندے
الفاظ سے یاد کرتے ہیں ۔ کیوں محض اسلئے کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی الوہیت کے قائل نہیں نہ ان کو انیس سو برس سے بغیر طعام خاکی
جسم کے ساتھ آسمان پر زندہ مانتے ہیں اور نہ ان کو خالق طیر اور
عالم الغیب جانتے ہیں اور نہ ہی ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہی مسیح ناصری
آسمان سے نازل ہو کر جناب سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ
علیہ وسلم کے دین کامل کے بعض احکام کو منسوخ کر دیگا علاوہ
اس کے ان کے نزدیک ہمارا یہ قصور بھی ہے کہ ہم دجال میں خدائی
صفات تسلیم نہیں کرتے جیسا کہ ان کا اعتقاد ہے کہ وہ اپنے عرصہ
اور حکم سے جب چاہیگا مینہ برسائیگا مردے زندہ کریگا وغیرہ وغیرہ ۔ اب
ہم کو کافر کہنے والے ذرہ اپنے گریبان میں منہ ڈالکر سوچیں کہ حدیث بالا
کے رو سے کون کافر ہے اور کون مظلوم و مقتول مومنوں کے قصاص
میں آسمانی عدالت نے اپنی افواج کو حکم دیا کہ یہودی خصلت ملزمان
کو طاعونی صلیب پر لٹکا یا جاوے جنکی لاشیں سہانے سے تم لوگ
اے باشندگان دولمیال و تترال تنگ آگئے رات کے اندھیرو ں
اور طوفانی بارشوں میں جس تکلیف کے ساتھ اس بوجھ کو تم اپنے کندہوں
سے اتار رہے ہو ایسی حالت کو کبھی پہلے بھی تم نے یا تمہارے باپ دادا
نے دیکھا ہے " دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے "
کیا پہلے ہی سے تم کو اسکی خبر نہیں دیگئی ۔ فصلوں کا کڑے اور کنگی سے ضایع
ہو جانا ۔ ہر روز بارش اور آندھی کا آنا ۔ بادلوں کی کڑک اور بجلی کا جلانا
آسمان کا غضبناک ہو کر آگ برسانا ۔ جیٹھ ہاڑ میں سردی کی وہ شدت
کہ بغیر لحاف گذارہ نہیں ۔ کیا اب بھی اے غافلو " آسمان ٹوٹ پڑا اسارا "
نہیں ۔ سو یاد رکھو کہ بغیر اطاعت امام الوقت کے ان آفات سے کبھی
چھٹکارا نہیں ۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم
بالآخر میں اپنے علاقہ کھوں کے رئیس الملک مہرکو ذیل کے حسب اشعار
میں دعوت کرتا ہوں شاید وہ فتوی کفر سے باز آ کر میرے لئے ثواب
کا موجب ہوں ۔

نظم

ستمگر بیبائی میں گناہی کس گنا ہی آسمان
ویسے ماتا ہی پہچانا جس نے آتا آ گیا
وہ پیارا سوہنا سانولا دین ہمارا جس سنوارا
ہستہ وہ اب بھی تعداد بار وہ سار گر ذلیل

روشنائی پر سیاہی آ دکھائی جس نشان
کب بہانہ پیش جاتا ہو رندانہ قادیاں
فرض بہار اسمجھیا را کر نظارہ ولستان
رہیا اتارہ نہیں تارہ سکے اگ انکا ہر مسیح موعود سکان

اسہ مارچ کا واقعہ

ساتھ ٹوٹی جو کہ ہوئی سمجھے کوئی گر خیال
جیو سیاہی لیکھرامی خود ناکامی میں لگ گئے
سوم اول دوم اچھر سوم انکی رشتہ دار
خود قصوری ہو قصوری بات پوری کر گیا
جھوٹ الاجونہ کالا طوق ذلت گل میں ڈالا
جس دنیائی کر نادانی جس نشانی طلب کی
جب چھپائی تھی گواہی ڈپٹی آتھم پھر نہ پائی
دولمیالی ہاتھ خالی خستہ حالی میں مرا
رعب سکا یا پھر چھا یا دین غالب کر دکھایا

حق نیکوئی راستگوئی پیشگوئی ہو بیان
چھوڑ خامی دید جامی کر جزامی ہندواں
اوم والے ہوم کا سے موم تا نگر دزبان
اسکا دوری پھر لاہوری دعوی طور کی
لڑکا بالا ہی سمبھالا قہر بالا نا گہان
غم حیرانی میں و ہانی عمر فانی رائگان
کچھ نہ آئی کام بہائی اس خدائی نا تواں
دسے پیالی رحمہ والی جس نکالی ملک جان
جس بلایا دے گرایا ایسا گمگا پہلوان

قادیانی آسمانی ان کو مانی اے عزیز
فانی لیرے جانی ان کے جانی دشمن بے نشان

کمترین احمدی از دولمیال ضلع جہلم

۱۸جون ۱۹۰۷ء کو جلسہ انجمن بٹالہ ...

اس میں جناب خاں صاحب میاں حسین بخش پنشنر ڈسٹرکٹ
جج و ممبر اعظم نے جو تجویز پیش کی کہ قانون نو آبادی ...
پنجاب کی منسوخی ایک اعلیٰ درجہ کا احسان گورنمنٹ [illegible]
کے ہے ۔ اس کے متعلق عالیجناب حضور [illegible]
جنرل کشور ہند و جناب نواب لفٹنٹ گورنر [illegible]
بجالایا جاوے ۔ یہ تجویز جلسہ میں پاس ہوئی ۔ [illegible]
حسین بخش صاحب اپیل نویس بٹالہ نے تجاویز حسب ذیل
پیش کیں ۔

(۱) کہ جو جلسہ اخیر مئی ۱۹۰۷ء کو نسبت ہمدردی [illegible]
بٹالہ میں ہوا ہے ۔ اس کو اور اس قسم کے دیگر جلسوں کو [illegible]
سخت ناپسند کرتی ہے ۔

(۲) جلسہ مذکورہ بالا میں جو ہمارے شہر کے معزز اہلکاران [illegible]
(بمنشاء غرض ۵ ۔ انجمن مطیع سرکار بٹالہ) کوئی بھی شامل نہیں ہوا ۔
یہ انجمن ایسے صاحبان کا شکریہ ادا کرتی ہے ۔

(۳) اجیت سنگھ دریدہ دہنی اور فضول شورش پیدا کرنیکا خواہشمند جو
۲ جون ۱۹۰۷ء کو امرتسر سے نہایت شرمناک حالتیں گرفتار ہوا ۔ اس
انجمن کو ایسے شریر کی گرفتاری سے نہایت خوشی حاصل ہوئی ۔ کہ
اس نے اپنے کیے کی سزا پائی ۔ اور ناعاقبت اندیش [illegible]
لوگوں کو ایسے لچر اور بیہودہ گوئی کی اصلیت معلوم ہوگئی ۔

ایسی تجاویز اور اس قسم کے ہر قسم متعلق خیرخواہی سرکار
کی طرف دجو بنیاد وفاداری رعایا کو مستحکم کرنیوالی ہیں رعایا
ہند کو کامل طور سے متوجہ ہو کر اور ہمیشہ احسانات سرکار کی یاد کو
تازہ کر کے شوریدہ پشت لوگوں کو اپنے عمل اور قول سے نرمی
کے ساتھ نیک سبق دیکر ان کے بد خیالات کی اصلاح کرتے
رہنا نہایت ضروری ہے ۔

الراقم خاکسار عزیز الدین احمدی اوائیل ونشی فاضل
سابق طالب علم کالج لاہور

مشاہیر اسلام کی سوانح عمریاں

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

حاکم یہ جواب سنکر حیرت زدہ سا ہوگیا۔ کیونکہ اوس کو خیال تہا کہ یہ انکساری اور عاجزی کی باتیں کریں گے۔ اور اس قید اور پریشانی کی حالت میں ان کی بہادری کا جذبہ ٹہنڈا پڑگیا ہوگا۔ اوس کو یہ شبہ ہوگیا کہ یہ سردار ہیں چنانچہ یونانی سرداروں سے جو اس مجلس میں بیٹھے تہے حاکم نے یونانی زبان میں کہا کہ "معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص اس فوج میں بڑا افسر ہے اور کچھ عجب نہیں کہ یہی سالار فوج ہو" ورداں یونانی سمجھتے تہے۔ اوہنوں نے سوچا کہ اگر واقعی حاکم کو معلوم ہوگیا کہ یہی سالار فوج ہیں تو اون کو قتل نہ کرڈالے۔ اس لئے قبل اس کے کہ حاکم کا جملہ پورا ہو اونہوں نے عمرو بن العاص کیطرف کنہکیوں سے اشارہ کرکے خبث یہ کہنا شروع کیا کہ "تم کیوں ایسی فضول باتیں کہتے ہو۔ اور ان کے کہنے کا کیا استحقاق رکہتے ہو۔ کیا تم کو فوج کے سرداروں نے اپنا قایم مقام کرکے بہیجا ہے۔ جو تم اون کی طرف سے گفتگو کرتے ہو۔ کیا تم یہ دعوی کرسکتے ہو کہ تم کو اون کے ارادے سے واقفیت ہے؟"

یہ سنکر حاکم کا خیال بدل گیا۔ لیکن اس جرأت اور جسارت سے وہ سخت حیران تہا اور اس وقت اور بہی حیرت بڑہ جاتی تہی جب یہ خیال کرتا تہا کہ متکلم محض ایک معمولی عربی سپاہی ہے مسلمہ بن مخلد نے کہا کہ جناب ہمارا افسر بہ نسبت جنگ کے صلح کا زیادہ خواہاں ہے لیکن قبل اس کے کہ وہ جنگ یا صلح کا فیصلہ کرے ایک مجلس منعقد کرنا چاہتا ہے جسمیں تمام بڑے بڑے سردار اوسکی فوج کے مجتمع ہوکر یہاں کی حالت کے لحاظ سے صلح یا جنگ پر غور کریں گے۔ اگر آپ ہم کو واپسی کی اجازت دیں تو ممکن ہے کہ اوس مجلس میں ہم آپ کی کچھ کیفیت اور مکارم اخلاق کا تذکرہ کریں۔ حاکم نے یہ سنکر اون کو واپسی کی اجازت دی۔ راستہ میں مسلمہ نے عمرو بن العاص سے کہا ہی کہ آج تم کو وردان کے چکمہ نے موت سے نجات دلائی۔

واپسی کے بعد مجلس منعقد ہوئی اور اوسمیں یہی اقرار پایا کہ سختی کے ساتھ محاصرہ جاری رکہا جائے چنانچہ ۱۴ مہینہ تک اس محاصرہ نے طول کھینچا۔ اسی درمیان میں ہرقل مرگیا۔ اور اہل روما سلطنت کی اندرونی شورشوں میں گرفتار ہوگئے۔ الغرض آخر سنہ ۲۰ھ ماہ محرم میں جانبازمسلمانوں نے جان توڑکر ایک مرتبہ چڑہائی کی۔ اور اوسی دن فتح کرلیا۔ اور حسب ذیل الفاظ میں امیرالمومنین حضرت عمرؓ کے پاس فتح نامہ لکہا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من جانب عمرو بن العاص بجانب خلیفہ عمر بن الخطاب علیہ سلام اللہ تعالے وبرکاتہ۔ امابعد میں نے اللہ تعالی کی امداد سے یہ شہر اسکندریہ جو اس ملک کا پایہ تخت ہے فتح کرلیا۔ میں اسکی زیادہ صفت کیا بیان کروں یہی کافی ہے کہ میں نے یہاں چار ہزار ایسے مکانات پائے جنمیں حمام ہی بنے ہوئے ہیں۔ چالیس ہزار یہودی ہیں جو جزیہ ادا کریں گے۔ اور چار سو امرا اور حکام کے بازی گاہ ہیں بارہ ہزار کونجڑے ہیں جو صرف سبزی اور ترکاریاں بیچتے ہیں"

اسی خط میں اونہوں نے حضرت عمرؓ سے یہ بہی درخواست کی کہ میں اس ملک کا پایہ تخت کہاں بناؤں۔ حضرت عمر نے غصہ سے دریافت کیا کہ کیا اسکندریہ کے اور میرے درمیان میں دریائے نیل بہی حایل ہے؟ اوس نے کہا کہ طغیانی کے زمانہ میں بیشک حایل ہوجاتا ہے۔ تو حضرت عمرؓ نے حکم میں لکہا کہ تم ایسے مقام پر پایہ تخت بناؤ جہاں میرے اور مسلمانوں کے درمیان میں پانی کسی موسم میں حایل نہ ہو۔ تاکہ اگر کسی وقت میں آنے کا ارادہ کروں تو بلاوقت آجاؤں۔ چنانچہ عمرو بن العاصؓ اسکندریہ کو چہوڑکر حصن بابل کیطرف آئے جہاں کچھ دنوں پہلے اسلامی لشکر رہ چکا تہا۔ اور وہ خیمے ابتک بدستور قایم تہے۔ اوسی مقام کو پایہ تخت بنایا اور وہاں جامع مسجد اور مکانات وغیرہ بنالئے اور اوس کا نام فسطاط (خیمہ گاہ) رکہا۔ جو اب اگرچہ بالکل برباد ہوگیا ہے۔ مگر عمرو بن العاصؓ کی جامع مسجد بدستور قایم ہے اور اوس میں اسلامی عظمت وجلال کی اور اوس کے مینارے فاتحہ خوانی کر رہے ہیں جو آج سے تیرہ سو برس پہلے اس سرزمین پر تہا۔ عمرو بن العاص نے تمام ملک مصر کے انتظام کو درست کیا۔ اور بجائے اُن فراعنہ کے ظالمانہ قوانین کے اسلامی قوانین حکومت کرنے لگے۔ جسکی وجہ سے مصر کی رعایا مطمئن اور خوش دل ہوگئی۔ کیونکہ وہاں والے اون سے جسقدر لگان وصول کرتے تہے۔ مسلمانوں نے اوس سے نصف سے بہی کم رکہا۔ اور ہر طرح کی آزادی اونکو ملگئی۔

پہلے پہل معزز فاتح نے ملکی تنظیم ونسق کیطرف توجہ کی اور کئی حصے الگ الگ کرکے ہر ایک پر خود قبطی حاکم مقرر کئے۔ مقیاس نیل اکثر خراب ہوگئے تہے۔ اونکی مرمت کروائی۔ اور تشخیص لگان کا باقاعدہ محکمہ مقرر کیا۔ اسی طرح اور تمام دواوین اور عدالتیں مرتب کیں۔

خراج میں جیساکہ پہلے بہی کہا مسلمانوں نے نہایت آسانی کردی۔ اور بہت خفیف لگان مقرر کیا کہ جسکی وجہ سے آمدنی بہ نسبت زمانہ فراعنہ کے نصف سے بہی کم ہوگئی۔ اور وہ بہی بہت دیر میں حضرت عمرؓ کے پاس پہونچی بعض مسلمانوں نے جو عمرو بن العاصؓ کے اس فعل سے ناراض تہے۔ کہ اونہوں نے مصر میں قبطیوں کو کیوں عامل مقرر کیا ہے حضرت عمرؓ سے اون کی شکایت کی۔ جس کے متعلق انہوں نے عمرو بن العاصؓ سے دریافت کیا۔ چونکہ یہ خط و کتابت کسی قدر دلچسپ ہے اس لئے ہم اوس کو درج کرنا نامناسب سمجہتے نہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم "من جانب عبداللہ عمر امیرالمومنین بجانب عمرو بن العاص۔ سلام علیک۔ میںنے تمہارے معاملہ میں خوب غور کیا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا ملک بہت لمبا چوڑا ہے۔ وہاں کے باشندوں کی تعداد بہی بہت ہے۔ اور زیادہ تر وہ لوگ کام کرنیوالے ہیں۔ خشکی اور تری دونوں میں اون کے کاروبار ہوتے ہیں۔ تم سے پہلے فراعنہ نے اون کو اچہی طرح درست کردیا ہے۔ اور ایک نہایت کاروباری اور مضبوط رعایا تم کو ملی ہے مگر اس کے ساتہہ ہی مجہے تعجب اور تعجب پر تعجب ہوتا ہے کہ تم کو اوس خراج کا نصف بہی حاصل نہیں ہوتا جو فراعنہ اوسی سرزمین سے حاصل کرتے تہے جسپر اب تمہارا عمل دخل ہے۔ حالانکہ نہ قحط ہے نہ کوئی آسمانی بلا نازل ہے۔ میں نے خراج کے متعلق تم کو زیادہ لکہا۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اب بلاتاخیر خراج آجائے گا۔ اور یہ بہی امید ہے کہ تم سنبہل جاؤگے اور ہوشیار ہوجاؤگے۔ اگر تم نے اس قسم کے بہانے میرے سامنے کئے جو میرے دل کو مطمئن نہ کرسکے تو میں نہیں قبول کرونگا۔ میں نہیں سمجہتا کہ کیوں میرے خط کا جواب تم نے نہ دیا۔

اور کس خیال سے اصل کیفیت تم نے مجھپر ظاہر نہ کی۔ اس کی میرے خیال میں بجز اس کے اور کوئی وجہ نہیں ہے کہ تمہارے ماتحت حکام خائن اور بدنیت ہیں اور تم اون کے پشت و پناہ بنے ہوئے ہو۔ یاد رکھو کہ جو بات میں تم سے پوچھ رہا ہوں۔ اوس کے شفا کی دوا میرے پاس موجود ہے۔ میں سال آیندہ تک تمہارا امتحان اور کروں گا۔ اگر تم نے اپنی برات نہ کی جو تمہارے لئے نافع ہے تو تمہارے خلاف معاملہ ہوگا اور تمہارے دل میں جو غلط خیالات اور آرزوئیں ہیں وہ ہوا کی طرح اڑ جائیں گی۔ اے ابو عبد اللہ (عمرو بن العاص) واجبی حق کے دینے میں بزدل بننا غلطی ہے تم جانتے ہو کہ سمندر سے موتی نکلا کرتے ہیں۔

اس خط کے پہونچنے پر عمرو بن العاص نے نہایت بے باکانہ جواب بقول شخصیکہ۔

"آنرا کہ حساب پاک از محاسبہ چہ باک"

لکھا جس سے اون کی اخلاقی جرات اور ایمان داری صاف واضح ہی ہے۔ وہو ہذا۔

بجانب عمر امیر المومنین من جانب عمرو بن العاص سلام اللہ علیک بعد مجھے فرمان والا ملا۔ اور میں اوس مضمون سے آگاہ ہوا جو خراج دیر ہونے کے متعلق آپ نے لکھا ہے۔ اوسمیں یہ بھی ذکر ہے کہ فراعنہ کے زمانہ میں جو مجھسے پہلے یہاں حکمران تھے یہاں کی وصولی زیادہ تھی۔ مگر یہ آپ یقین فرمائیں کہ وہ باوجود کفر اور سرکشی ہونیکے ہم سے زیادہ زمین کی آبادی کے خواہاں تھے اور اس کے وسایل بھی اون کے پاس تھے اس وجہ سے آمدنی بھی اونکی زیادہ تھی آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ سمندر سے موتی نکلتے ہیں۔ لیکن اگر اس قدر موتی نکالے گئے ہوں کہ اون کے پیدا وار کی جڑ ہی ٹوٹ گئی ہو۔ فرمان والا میں مجھکو خبردار اور ہوشیار کیا گیا ہے جس سے میں خیال کرتا ہوں کہ یہ ایک مخفی بات کا نتیجہ ہے جو آپ کے دل میں کسی غیر خیر خواہ نے ڈالی ہے۔ آپ پر بھی میں الزام نہیں دیتا کیونکہ اعتبار کرنا ہمارے مذہب میں داخل ہے لیکن ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور اون کے بعد بھی کام کیا ہمیشہ سے دیانت اور امانت ہمارا شیوہ رہا۔ اور ادائے حق ہمارے نزدیک ایک بہت بڑا فرض ہے۔ ہم اسپر ایمان رکھتے ہیں اور گناہوں کی جرات سے ہمارا دل کانپتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بد دیانتی نہایت درجہ دنارت طبع کی بات ہے اور جب سے آپ کا خط پڑھا جس میں ایک مسلمان کی آبرو اور عزت کا کم خیال کیا گیا ہے تو سب سے پہلے مجھکو اپنے نفس پر غصہ آیا۔ میں اس کے سوا کچھ نہیں کہ سکتا کہ اگر آپ مدینہ کے یہودی (معاذ اللہ) ہوتے تو دعا کرتا کہ خدا آپ کی اور میری مغفرت کرے۔

یہ خط جسمیں مجیب نے کسیقدر سختی سے جواب دیا حضرت عمرؓ کی انصاف پسند طبیعت کو ناگوار نہیں گذرا۔ کیونکہ ہمیشہ سچا اور کھرا آدمی اس قسم کے اعتراضات کا سختی سے جواب دیتا ہے۔ چنانچہ کچھ دنوں کے بعد پھر خلافت سے ایک فرمان عمرو بن العاص کے پاس پہونچا اور اب انہوں نے حقیقت حال کا اظہار ان لفظوں میں کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بجانب امیر المومنین عمر من جانب عمرو بن العاص۔ سلام اللہ علیک۔ اما بعد امسال خراج کی تاخیر کا شکایت آمیز فرمان پہونچا۔ جسمیں آپ یہ خیال ظاہر فرماتے ہیں کہ میں نے کجروی اختیار کی ہے۔ یا خدانخواستہ کسی قسم کی بدی میرے اندر اثر کر گئی ہے لیکن واللہ میں راہ حق سے نہیں پھرا۔ بلکہ یہاں کے کاشتکاروں نے فصل کی پیداوار تک کی جو ہمارے گرم ملک میں بہت بعد یہاں ہوتی ہے مہلت مانگی۔ اور میں نے اون کو دے دی تاکہ اون کو لگان دینے میں آسانی ہو۔ اور اپنی ضروری چیزوں کو وصولی کے لئے اون کو نہ بیچنا پڑے۔ کیا یہ زر تشدد سے بہتر نہیں ہے۔ والسلام

اس جواب کے بعد خلیفہ کو اطمینان ہوگیا۔ حضرت عمرؓ کی یہ ایک خاص خصوصیت تھی کہ وہ نہایت غور اور انصاف کے ساتھ اپنے تمام عمال کی ایک ایک ادا کو دیکھتے رہتے تھے۔ ملکی معاملات کا دیکھنا اور جانچنا تو اون کا فرض ہے تھا لیکن اس کے علاوہ وہ ان کی ذاتی حالت کی بھی خبر رکھتے تھے اور اگر اوس میں کسی قسم کی کمزوری دیکھتے تھے تو برطرف اور معزول کر دیتے تھے کہ کہیں اون کا اثر عامہ خلایق پر نہ پڑے۔ چنانچہ سعد بن وقاص کو صرف اس بنا پر انہوں نے معزول کر دیا تھا کہ وہ نماز میں امامت اچھی طرح نہیں کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان خطوط کے الفاظ بھی جو انہوں نے کسیقدر سخت رکھے ہیں مگر اس کے ساتھ ہی ہم یہ افسوس کرتے ہیں کہ ان خطوط کی اصلی خوبی ان خلاصوں میں ہم ناظرین کے سامنے نہ پیش کر سکے جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ترجمہ اور التقاط سے اصل کا حسن ظاہر کرنا ممکن نہیں۔ ورنہ یہ خطوط انشا پردازی کے لحاظ سے اعلی درجہ پر ہیں۔ حضرت عمرؓ کی فصاحت و بلاغت کے متعلق تو کچھ کہنا ہی فضول ہے لیکن عمرو بن العاصؓ بھی نہایت درجہ کے فصیح و بلیغ ہیں۔ حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ اون کو خط لکھا اس وقت عرب میں سخت قحط تھا اوسکا مضمون یہ ہے "اے عمرو جب تیرا اور تیرے ساتھیوں کا پیٹ بھرا ہے تو تجھکو میری اور میرے رفیقوں کی کیا پروا ہوگی۔ الغیاث الغیاث۔ عمرو بن العاصؓ جواب لکھتے ہیں لبیک میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں۔ ایسے اونٹ بھیجتا ہوں کہ پہلا آپ کے پاس اور پچھلا میرے پاس ہے" یعنے یہاں سے وہاں تک تانتا باندھ دیتا ہوں"

بلاغت کے معنے ہیں مقتضائے حال کے مطابق کلام کرنا۔ اب آپ سوچئے کہ جو جوش سوال میں مضمر تھا۔ وہی جواب میں بھی ہے یا نہیں۔ عمرو بن العاصؓ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت تک مصر پر فرمانروا رہے۔ انکے عہد میں مصر میں ملکی انتظام مکمل ہوگیا ممالک متعلقہ مصر بھی انہوں نے اپنی سلطنت کے رقبہ میں شامل کر لئے۔ تجارت کی وسعت کے لئے خلیج مصر سے نہر کاٹ کر بحر احمر میں ملا دی جس ذریعہ سے مال تجارت کی در آمد و بر آمد بڑھ گئی اور ملک خوشحال ہوگیا۔ یہ نہر وہی ہے جسکو فرنسیسیوں نے درست کیا ہے اور اب اس کو کینال سویز کہتے ہیں جس کو اہل یورپ ایشیا کی کنجی سمجھتے ہیں یہ دنیا کا نہایت عظیم الشان کام عمرو بن العاصؓ ہی نے کیا ہے۔ اس سے اونکی مدبری اور عالی ہمتی کا اندازہ ہو سکتا ہے ہم فتح مصر کے واقعہ میں زیادہ بسط و اطناب کیا اسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ عمرو بن العاص کا بہت زیادہ تاریخی تعلق اسی فتح کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے۔ ورنہ اسلام کے بعد انکے ہاتھ سے اور بھی کئی فتوحات ہوئے ہیں۔

(باقی آیندہ)